عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد: ۲۱ | ۲۵ ربیع الاول تا یکم ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۷ تا ۱۳ جون ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۲

ارشادات نبویؐ

رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

انسان کامل

اعترافات مرزا

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.

پیشہ ور گداگروں کو خیرات نہیں دینی چاہئے؟

س:......آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ شریعت کے لحاظ سے خیرات کسے دینا جائز ہے؟ کیونکہ آج کل کے دور میں ایسے لوگ بھی خیرات مانگتے ہیں جو بالکل صحت مند ہوتے ہیں' تو کیا ان کو خیرات دینا جائز ہے؟ اور اگر دے دی جائے تو کچھ گناہ تو نہیں؟ کیونکہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان میں یتیم' مسکین یا بیوائیں ہیں یا نہیں' کیا ان میں یتیم' مسکین اور بیوائیں ہوسکتی ہیں' ویسے شکل سے دیکھنے میں لگتے نہیں اور اگر نہ دیں تو ڈر بھی لگتا ہے کہ کہیں ہم نے اللہ کے حکم کی نافرمانی تو نہیں کی جس سے ہم سزا کے مستحق ہوں۔

ج:......پیشہ ور گداگروں کو تو نہیں دینا چاہئے' ان کے علاوہ اگر غالب خیال ہو کہ یہ واقعی محتاج ہے تو دے دیا جائے ورنہ نہیں۔

کیا الٹی مانگ نکالنے والے کا دین ٹیڑھا ہوتا ہے؟

س:......کیا واقعی یہ حقیقت ہے کہ جس کی (مانگ) ٹیڑھی ہو اس کا دین بھی ٹیڑھا ہے اور کیا الٹی کنگھی کرنا گناہ کبیرہ ہے؟

ج:......اس میں فاسق و فاجر اور کفار کی مشابہت ہے' اور یہ علامت ہے دل کے ٹیڑھا ہونے کی' اور دل کے ٹیڑھا ہونے سے پناہ مانگی گئی ہے۔

بچوں کو ٹائی پہنانے کا گناہ اسکول کے ذمہ داروں پر ہے:

س:......ہمارے قریبی اسکول میں بچوں کے یونیفارم میں ٹائی بھی شامل ہے جبکہ ہماری دانست میں ٹائی لگانا ممنوع ہے۔ جب اسکول کی سربراہ سے اس سلسلے میں بات کی گئی تو انہوں نے حوالہ مہیا کرنے پر اپنے اسکول میں ٹائی اتار دینے کا وعدہ کیا' آپ سے یہی دریافت کرنا ہے کہ ٹائی جائز ہے یا ناجائز؟ اگر ناجائز ہے تو کن وجوہات کی بنا پر؟

ج:......ٹائی دراصل عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کے نشان کے طور پر اختیار کیا تھا' اس لئے ایک مسلمان کے لئے ٹائی باندھنا عیسائیوں کی تقلید کی وجہ سے حرام ہے' اور اسکول کے بچوں کے لئے اس کو لازم قرار دینا نہایت ظلم ہے' بچے تو معصوم ہیں مگر اس کا گناہ اسکول کے ذمہ داروں پر پڑے گا۔

مدینہ منورہ کے علاوہ کسی دوسرے شہر کو (منورہ) کہنا:

س:......میری نظر سے ایک رسالہ گزرا ہے جس میں پاکستان کے ایک شہر کو "المنورۃ" کہا گیا ہے حالانکہ ایسا لفظ ہم نے کبھی کسی اور جگہ نہیں پڑھا۔ مذکورہ شہر میں ایک مخصوص عقائد کے لوگ (قادیانی) بستے ہیں۔ کیا اس طرح کے الفاظ کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

ج:......"المنورۃ" کا لفظ مدینہ طیبہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ "المدینۃ المنورۃ" کے مقابلہ میں مخصوص عقائد کے لوگوں (قادیانیوں) کا "ربوۃ المنورۃ" کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تمسخر' شرانگیزی اور مسلم آزاری کی شرمناک کوشش ہے' اور یہ ان کے کفر و ضلالت کی ایک تازہ دلیل ہے۔

عربی سے ملتے ہوئے اردو الفاظ کا مفہوم الگ ہے:

س:......مولانا صاحب! عموماً ہمارے ہاں یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض اچھے لفظوں کو غلط معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے مثلاً ایک لفظ ہے "صلوٰۃ" جس کا مطلب نماز ہے' مگر حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ یہ لفظ اردو زبان میں محاورے کی طرح استعمال کیا جاتا ہے اور اس کا مفہوم ڈانٹ' پھٹکار' گالی گلوچ' جلی کٹی وغیرہ ہوتا ہے جیسے صلواتیں سنانا' صلواتیں پڑھنا اور مثلاً ایک لفظ ہے "رقیب" جو عام طور پر حاسد' مخالف یا دشمن شخص کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جیسے رقیب روسیاہ وغیرہ' حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک ہے۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ شرعی اعتبار سے یہ کیا طرز عمل ہے جس میں عربی زبان کے اتنے مقدس الفاظ کو اردو میں ایک مضحکہ خیز ضرب المثل کے طور پر استعمال کیا جائے؟ ایسے لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا وہ گناہگار ہوتے ہیں؟ مہربانی فرماکر مفصل و مدلل جواب دیجئے تاکہ میری طرح کے دین کے اور بہت سے ادنیٰ طالب علموں کی تشفی ہوسکے کیونکہ بہت سے غیر مسلم جوان باتوں کو سمجھتے ہیں وہ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں کہ تم کیسے مسلمان ہو جو خود اپنے مذہبی امور کو تماشا بناتے ہو۔

ج:......ان الفاظ کا اردو محاورہ عربی محاورے سے الگ ہے' جو لوگ اردو ترکیب میں "رقیب" کا لفظ استعمال کرتے ہیں ان کے ذہن کے کسی گوشے میں یہ نہیں ہوتا کہ یہ عربی میں اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور پھر عربی میں بھی ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی آتے ہیں۔ اس لئے نہ ایک زبان کے محاورے کو دوسری زبان کے محاورے پر قیاس کیا جاسکتا ہے' اور نہ ایک لفظ کے معنی سے دوسرے معنی کا انکار کیا جاسکتا ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۱ | ۲۵ ربیع الاول تا یکم ربیع الثانی سنہ ۱۴۲۳ھ مطابق ۷ تا ۱۳ جون ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۲

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق	6
ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	10
نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	11
اعترافات مرزا	12
قادیانی نبوت اور مسلمانوں کی تکفیر	17
انسان کا کمال	20
سخاوت...... مومن کا وصف	22
اخبار ختم نبوت	23

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت،
مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۱۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karach
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ! ووٹر لسٹ فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ بحال کر دیا گیا

الحمدللہ! اللہ رب العزت نے ایک مرتبہ پھر محض اپنے فضل و کرم سے ووٹر لسٹ فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کو بحال فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت فرما کر قادیانیوں کی ذلت و خواری کا سامان پیدا کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق سرکاری ترجمان نے بدھ کی رات یہ اعلان کیا کہ حکومت نے ووٹر لسٹ فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ بحال کر دیا ہے۔ ترجمان کے بقول مخلوط طرز انتخاب رائج کرنے کے فیصلے کے بعد ووٹر لسٹ فارم سے عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ حذف کر دیا گیا تھا۔ بدھ کو جاری ہونے والے سرکاری بیان میں کہا گیا کہ یہ فیصلہ غلط فہمیوں سے بچنے کے لئے کیا گیا ہے۔ ترجمان کے مطابق حکومت نے ووٹر لسٹ فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ بحال کرنے کے فیصلے سے الیکشن کمیشن کو بھی مطلع کر دیا ہے اور الیکشن کمیشن سے کہا گیا ہے کہ وہ ووٹر لسٹ فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ دوبارہ شامل کرے۔ بعض اخبارات کا دعویٰ ہے کہ سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ حکومت اور متحدہ مجلس عمل میں شامل بعض جماعتوں کے درمیان حالیہ رابطوں میں یہ معاملہ تفصیل سے زیر بحث آیا تھا اور حکومت نے متحدہ مجلس عمل کے لیڈروں کو بتایا تھا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ مخلوط طرز انتخاب کے فیصلے کی وجہ سے ووٹر لسٹ فارم سے حذف کیا گیا۔

جداگانہ طرز انتخاب میں، جو جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں ۱۹۸۵ء سے رائج ہوا تھا، مسلم اور غیر مسلم ووٹروں کے لئے الگ الگ ووٹر لسٹ فارم جاری ہوتے تھے۔ قادیانیوں نے چونکہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے بعد سے ہر قسم کے انتخابات کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا اس لئے جداگانہ طرز انتخاب کے لئے جاری کئے گئے ووٹر لسٹ فارم کے تحت انہوں نے اپنے ووٹوں کے اندراج سے کنارہ کشی اختیار کی ہوئی تھی۔ گزشتہ دنوں جب جداگانہ طرز انتخاب کو ختم کر کے مخلوط طرز انتخاب کا طریقہ کار رائج کیا گیا تو نئے ووٹر لسٹ فارم چھاپے گئے جس میں عقیدۂ ختم نبوت کی تصدیق کا حلف نامہ حذف کر دیا گیا جس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر قادیانیوں نے ووٹر لسٹ میں اپنے ناموں کا اندراج مسلمان کی حیثیت سے کرانا شروع کیا جس کی وجہ سے عوام الناس میں عموماً اور مذہبی حلقوں میں خصوصاً تشویش کی لہر دوڑ گئی۔

اس سلسلے میں جمعیت علماء اسلام نے ۲۸/مئی کو لاہور میں ایک اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا جس کا بنیادی ایجنڈا ووٹر لسٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج اور عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کے حذف کئے جانے کے اقدامات کے مضمرات پر غور و خوض تھا۔ بعد ازاں اس اجلاس کو آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کا نام دیا گیا۔ اس اجلاس میں ملک بھر کی دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین و نمائندگان نے شرکت کی جن میں مولانا فضل الرحمن، نوابزادہ نصر اللہ خان، حافظ حسین احمد، مولانا سمیع الحق، سید منور حسن، ملک عبدالقیوم، مولانا امیر حسین گیلانی، صاحبزادہ فضل کریم، مولانا منظور چنیوٹی، قاضی عبدالقدیر خاموش، ڈاکٹر اسرار احمد، پروفیسر ساجد میر، علامہ ساجد نقوی، لیاقت بلوچ، مفتی نظام الدین شامزئی، پیر اعجاز ہاشمی، علامہ ریاض الرحمن یزدانی، جنرل کے ایم خان اور دیگر رہنما شامل تھے۔ اس کانفرنس کے مقررین و شرکاء نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اگر عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ ووٹر لسٹ فارم میں بحال نہ ہوا تو اس کے خلاف ۶/جون سے احتجاج اور تحریک شروع کر دی جائے گی۔ اس موقع پر کانفرنس کے شرکاء نے کہا کہ عالمی دباؤ پر حکومت قادیانیوں کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہے جس پر اسے ملک بھر میں احتجاج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے کانفرنس کے اختتام پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت پر سودے بازی ممکن نہیں آئین کے تحفظ کے لئے متحد ہو کر کام کرنا ہوگا، ہم اپنے عقائد سے کھیلنے کی کسی کو اجازت نہیں دیں گے، عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ اور مذہب کا خانہ حذف کرنا ۱۹۷۳ء کے آئین ہی نہیں بلکہ عبوری آئین (پی سی او) کی بھی خلاف ورزی ہے۔ اس موقع پر کانفرنس کے دیگر مقررین نے کہا کہ اگر قادیانیوں کو اہم سرکاری

ختم نبوۃ

مناصب پر بٹھایا گیا تو ہم اس پر شدید ردعمل ظاہر کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مخلوط انتخابات کے بھی خلاف ہیں لیکن فوری طور پر قادیانیوں کو مسلمانوں کے بھیس میں مسلم سوسائٹی کا حصہ بننے سے روکنے کے لئے میدان میں آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے پی سی میں شامل تمام جماعتوں کے سربراہوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنادی گئی ہے جس کے اجلاس میں حکومتی طرز عمل پر مشترکہ لائحہ عمل کا فیصلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اے پی سی میں ۴۰ کے قریب مذہبی اور سیاسی جماعتیں شریک ہوئی ہیں اور اتنی ہی تعداد میں مختلف جامعات کے شیوخ اور مہتمم حضرات اور تنظیموں نے شرکت کی ہے۔ قبل ازیں کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ ختم نبوت کے حلف کو حذف کرنے کا فیصلہ کسی طرح بھی قوم قبول نہیں کرے گی حکمرانوں کو ووٹر فارم میں حلف نامہ اور مذہب کا خانہ بحال کرنا پڑے گا حلف نامہ اور ووٹر لسٹ فارم ایسے ایشو ہیں جو پاکستان کی نظریاتی بنیاد ہیں۔ مسلمان کبھی بھی اس کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

قبل ازیں بارہ ربیع الاوّل کو اسلام آباد میں قومی سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ جو شخص ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے۔ یہ موقف انہوں نے اس وقت اختیار کیا جب کانفرنس کے مختلف شرکاء نے ان کی توجہ عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کے ووٹر لسٹ فارم سے اخراج اور قادیانیوں کے حوالے سے آئینی ترامیم کی طرف مبذول کرائی۔ اس موقع پر انہوں نے کانفرنس کے شرکاء سے کہا کہ وہ قادیانیوں سے متعلق فیصلے کو حکومت پر چھوڑ دیں' ہم انشاء اللہ اسلام کو ٹھیس نہیں پہنچنے دیں گے۔ صدر نے اس موقع پر یہ بھی کہا کہ پاکستان ایک روادار ملک ہے' یہاں مسیحی برادری' ہندو اور سکھ رہتے ہیں' لہٰذا اپنا دل بڑا رکھیں اور دوسروں کے خیالات کو بھی قبول کریں' تاہم میں پھر بھی آپ کے خیالات پر غور کروں گا۔ اس دوران وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر محمود غازی نے مائیک پر آ کر وضاحت کی کہ ۱۹۷۳ء کے آئین پاکستان کی رو سے ہر وہ شخص غیر مسلم ہے جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا' ایسا فرد دائرۂ اسلام سے خارج ہے' خارج رہے گا' وہ مسلمان نہیں ہے اور آئندہ بھی نہیں مانا جائے گا۔

الحمدللہ! حکومت نے اس نازک اور کڑے وقت میں جب کہ ملکی سرحدات پر دشمن کی افواج جنگ کے لئے تیار کھڑی ہیں' دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے مسلم عوام کے جائز مطالبہ کو مان کر قادیانیوں کے حوالے سے پیدا ہونے والی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کردیا لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر حکومت اس کے ساتھ ساتھ جداگانہ طرز انتخاب کی بحالی کا بھی اعلان کردیتی۔ اس کے علاوہ یہ بھی اہم ہے کہ نئے ووٹر لسٹ فارم کے اجرأ سے لے کر اب تک جتنے قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے ووٹر لسٹ فارم میں اپنے ناموں کا اندراج کروایا ہے تمام ووٹر لسٹ فارموں سے ان کے ناموں کو حذف کرنا اور ملکی آئین کے خلاف اپنے آپ کو مسلم ظاہر کرنے کی پاداش میں ان کے خلاف ایکشن لیا جانا بھی ازبس ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ الیکشن کمیشن کو اس بات کا بھی پابند کیا جائے کہ وہ فوری طور پر اس ووٹر لسٹ فارم کو تلف کرے جس میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ موجود نہیں ہے اور فوری طور پر نئے ووٹر لسٹ فارم شائع کرے جس میں یہ حلف نامہ موجود ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ حکومت قادیانیوں کو فی الفور ایسی کلیدی آسامیوں سے برطرف کرے جہاں بیٹھ کر وہ اس قسم کی حرکتوں میں ملوث ہوتے ہیں جن کے نتیجہ کے طور پر پورے ملک میں انتشار پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس موقع پر ہم اس سرکاری بیان کا حوالہ دینا ضروری سمجھتے ہیں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کی ووٹر لسٹ فارم میں شمولیت کا حالیہ حکومتی فیصلہ غلط فہمیوں سے بچنے کے لئے کیا گیا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ آئندہ بھی اس قسم کی غلط فہمیوں کا وقوع سے پہلے سدباب کیا جائے تاکہ عوام الناس کو مشتعل ہونے سے روکا جاسکے۔ یہ بھی ازحد ضروری ہے کہ حکومت ان عناصر کو جنہوں نے اس حلف نامے کو ووٹر لسٹ فارم سے خارج کرانے میں مرکزی کردار ادا کیا' فی الفور بے نقاب کرے۔ یہی وہ عناصر ہیں جو فتنہ گر ہیں۔ انہی کی وجہ سے حکومت اور عوام الناس کے درمیان ایک خلیج پیدا ہو چلی تھی۔ یہ عناصر قادیانیوں کے علاوہ بھلا اور کون ہو سکتے ہیں؟ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ حکومت انہیں خود منظر عام پر لائے۔ حکومت کے ان خود ساختہ بہی خواہوں نے حکومت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ قادیانی طبقہ سے اپنے آپ کو اسی طرح بچائے جس طرح آدمی سانپ' بچھو سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔ یاد رکھئے یہ اسلام اور پاکستان کے غدار ہیں۔ ان کا مذہب اسلام دشمنوں کی کاسہ لیسی ہے۔ خدارا! اپنے آپ کو ان سے بچانے کا سامان کیجئے!

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

حضرت مولانا محمد انوریؒ

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن مجید ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اور خوشنودی قرآن کے موافق تھی' اپنی وجہ سے کسی پر ناراضگی نہ ہوتی تھی' اور نہ بدلہ لیتے تھے' لیکن جب حقوق خداوندی ضائع کئے جاتے تو آپ محض خدا کے لئے انتقام لیتے تھے' اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غصہ فرماتے تھے تو کوئی شخص آپؐ کے غصہ کی تاب نہیں لاسکتا تھا۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ شجاع اور سب سے زیادہ سخی تھے' کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا ہو اور آپؐ نے رد فرمادیا ہو' رات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ مبارک میں کوئی درہم یا دینار باقی نہیں رہتا تھا' اور اگر کبھی کچھ باقی رہ جاتا تھا اور مستحق نہیں آتا تھا تو آپ خانۂ اقدس میں اس وقت تک داخل نہ ہوتے تھے' جب تک کہ اسے مستحقین تک نہ پہنچا دیتے تھے۔

آپؐ نے اپنے اہل بیت کے لئے ارزاں ترین اجناس مثل خرما' جو وغیرہ کے ایک سال کے خرچ سے زیادہ کبھی قبول نہیں فرمایا اور اس میں سے بھی اس قدر ایثار فرماتے تھے کہ سال ختم ہونے سے پیشتر بعض اوقات اسے ختم فرما دیتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بات کہنے میں تمام انسانوں سے زیادہ راست گو یعنی سچے' سب سے زیادہ پابند وفا' خصلتوں میں سب سے زیادہ نرم' صحبت میں بہترین' انتہائی بردبار اور کنواری پردہ دار لڑکی سے زیادہ باحیا تھے۔

آپؐ نظریں نیچی رکھتے تھے' زیادہ تر گوشہ چشم سے اشخاص پر نظر ڈالتے تھے' نہایت متواضع تھے' ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ آزاد و غلام کی دعوت قبول فرمالیتے تھے' مخلوق خدا پر دیگر تمام انسانوں کی نسبت زیادہ شفیق تھے' سب سے زیادہ پاک دامن تھے' اور شہوات و لذات آپؐ کے نفس نفیس پر غالب نہ تھیں۔

آپؐ اپنے دوستوں کی سب سے زیادہ عزت فرماتے تھے اور اپنے اصحابؓ کے درمیان پائے مبارک کو دراز نہیں فرماتے تھے' جس مجلس میں اژدہام ہو جاتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی دوسروں کی طرح تنگ زانو ہو کر بیٹھتے۔

اصحابؓ اور ذاتِ اقدسؐ میں کوئی امتیاز نہ ہوتا تھا' جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دور سے دیکھتا وہ رعب و دبدبہ محسوس کرتا' اور جو صحبت حاصل کرتا وہ انس پاتا۔

اصحاب کرامؓ ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں جمع رہتے تھے' اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے تو اس کے سننے کے لئے سراپا گوش ہو جاتے' اور جب آپؐ کوئی حکم صادر فرماتے تو ہر ایک اس کی تعمیل میں سبقت ڈھونڈتا تھا' آپؐ جس سے ملاقات کرتے تو ابتداً سلام میں خود پہل فرماتے۔

آپؐ اپنے احباب سے ملاقات کے وقت زینت لباس فرماتے تھے' آپؐ پرسش احوال اصحاب فرماتے تھے' اور اگر ان میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو اس کی عیادت فرماتے تھے' اگر ان میں سے کوئی سفر میں جاتا تو اس کے لئے دعا فرماتے تھے' اور جو کوئی ان میں سے انتقال کر جاتا اس کے لئے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے اور دعا فرماتے تھے۔

آپؐ غمگین اور آزردہ اصحاب کی دلداری کے لئے ان کے گھروں میں تشریف لے جاتے

تھے آپؐ اپنے احباب کے باغوں میں تشریف لے جاتے' ان کی دعوتیں قبول فرماتے' سرداران قوم و قبیلہ کی تسلی فرماتے' اہل کمال کی نہایت عزت فرماتے' ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے' اور عذر خواہ کا عذر قبول فرماتے تھے۔

ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ راست گفتاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے برابر تھا' آپؐ کسی شخص کو اپنے پیچھے نہ چلنے دیتے تھے' اور فرماتے تھے کہ میری پشت فرشتوں کے لئے خالی رہنی چاہئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ہمراہی جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر چل رہے ہوں' پیدل نہیں چل سکتا تھا' بلکہ آپؐ اس کو ضرور سوار فرمادیتے تھے' اور اگر وہ سوار نہ ہونے پر اصرار کرتا تو فرمادیتے کہ اپنی منزل کی طرف مجھ سے آگے چلے جاؤ' آپؐ اپنے غلام اور کنیزوں سے کھانے پینے میں امتیاز نہ رکھتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تقریباً دس سال رہا' خدا کی قسم! سفر وحضر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرا بہت زیادہ اکرام فرماتے تھے' اور کبھی اس درمیان میں مجھ سے اُف نہیں فرمایا' اور نہ کبھی تنگ دلی اور ناخوشی کا کوئی کلمہ فرمایا' اور جو کام میں نے کرلیا اس پر کبھی یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا؟ اور جو نہیں کیا اس پر یہ کبھی نہیں فرمایا کہ یہ کیوں نہیں کیا؟

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپؐ نے ایک بکری پکانے کا حکم فرمایا۔ اصحابؓ میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اس کا ذبح کرنا میرے ذمہ ہے' دوسرے نے کھال اتارنے اور تیسرے نے پکانے کی ذمہ داری لے لی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لکڑیاں جمع کرنا میرے ذمہ ہے۔

اس جماعت نے عرض کیا کہ بجائے آپؐ کے ہم لوگ اس کام کو انجام دیں گے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ (یہ کام) میرے بجائے تم لوگ انجام دے سکتے ہو' لیکن کسی امتیازی اور خصوصی نشان کو میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا' اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس عادت کو ناپسند فرماتے ہیں کہ وہ اپنے احباب کے ساتھ شان امتیازی رکھتا ہو' چنانچہ آپؐ خود تشریف لے گئے اور لکڑیاں جمع فرمائیں۔

دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں اونٹنی پر سوار تھے۔ ایک مقام پر نماز کے لئے اونٹ سے نیچے اترے' اور پھر اونٹ کی جانب تشریف لے گئے۔ اصحابؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! آپ کہاں تشریف لے جارہے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے اونٹ کے پاؤں باندھنے جارہا ہوں' اصحابؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! ہم اس خدمت کو انجام دے لیں گے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص دوسرے سے ادنیٰ مدد کی خواہش بھی نہ رکھے' خواہ وہ ایک ٹکڑا مسواک ہی کیوں نہ ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے ذکر اللہ فرماتے تھے' جب کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو جس موقع پر جگہ دیکھتے وہیں بیٹھ جاتے' صدر مجلس کا قصد نہ فرماتے' اور مسلمانوں کو بھی اسی کا حکم فرمایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہم نشینوں کے ساتھ ہر ایک کے درجہ کے موافق توجہ مبذول فرماتے تھے' ان میں سے کوئی دوسرے کے بارے میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ معروف ہے' یعنی ہر ایک کے ساتھ اس طرح بشاشت سے پیش آتے تھے کہ ہر کس و ناکس آپؐ کو اپنا زیادہ مہربان خیال کرتا تھا' جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا وہ جس وقت تک خود اٹھ کر نہ چلا جاتا اس وقت تک آپؐ اس کے پاس سے تشریف نہ لے جاتے' اور اگر اتفاقاً کوئی ضرورت پیش آجاتی تو آپؐ صاحب مجلس کی اجازت سے تشریف لے جاتے۔

آپؐ کسی کے سامنے کوئی ایسی بات نہ فرماتے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو' کسی شخص کی بے ادبی اور بدخوئی کا جواب بے ادبی اور بدخوئی سے نہ دیتے تھے' بلکہ درگزر فرماتے تھے۔

آپؐ بیمارپرسی فرماتے تھے' فقیروں کو بہت دوست رکھتے تھے' ان کی ہم نشینی فرماتے تھے' ان کے جنازوں پر تشریف لے جاتے تھے' کسی فقیر کو اس کے افلاس کی وجہ سے حقیر نہ سمجھتے تھے۔

آپؐ کسی بڑے سے بڑے دنیوی بادشاہ سے مرعوب نہ ہوتے تھے' نعمت خداوندی کو' خواہ وہ کتنی ہی قلیل ہو' قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اس کو کسی حیثیت سے برا نہ فرماتے تھے' کسی کھانے کا

عیب نہ نکالتے تھے‘ اگر مرغوب طبع ہو تو تناول فرمالیتے ورنہ دست کش ہو جاتے۔

آپ ہمسایوں کی دست گیری فرماتے اور مہمانوں کی بے حد تکریم فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ ہنس مکھ اور خندہ پیشانی سے پیش آنے والے تھے‘ آپؐ کا کوئی وقت عبادتِ خداوندی یا حاجتِ ضروریہ کے سوا بسر نہیں ہوتا تھا۔

اگر کسی دو کاموں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دے دیا جاتا تو آپؐ سہل ترین عمل کو اختیار فرماتے تھے لیکن اگر اس سہل کام سے قطع رحم ہوتا تو اس سے عمدہ طریقے سے احتراز فرمالیتے۔

آپؐ اپنی پاپوش مبارک خود اپنے دست اقدس سے سی لیا کرتے اور اپنے کپڑوں میں پیوند بھی خود ہی لگالیا کرتے تھے۔

آپؐ نے گھوڑے‘ خچر اور دراز گوش پر سواری فرمائی ہے‘ آپؐ اپنے غلاموں یا کسی دوسرے شخص کو بھی اپنے ساتھ سوار فرمالیتے تھے۔

آپؐ آستین مبارک یا چادر مبارک سے اپنے گھوڑے کے چہرے کو صاف فرمادیا کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیک فالی سے خوش ہوتے اور بدفالی کو ناپسند فرماتے تھے‘ جب کوئی شے مرغوب طبع پاتے تو: ”الحمدللہ رب العالمین“ فرماتے اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز پیش آتی تو: ”الحمدللہ علیٰ کل حال“ ارشاد فرماتے۔

آپؐ اکثر قبلہ رو بیٹھتے تھے اور ذکر بہت زیادہ فرماتے اور لغو باتیں بالکل نہ کرتے تھے۔

آپؐ نمازیں طویل پڑھتے اور خطبہ مختصر ارشاد فرماتے تھے‘ ایک مجلس میں سو سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے درخواست مغفرت فرماتے تھے۔ آپؐ نماز میں اس قدر درازی فرماتے تھے کہ سینہ مبارک سے تانبے کی دیگچی کے جوش جیسی آواز سنائی دیتی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبہ اور پنج شنبہ کا اکثر روزہ رکھتے تھے‘ اور ہر مہینہ میں تین روزے (ایام بیض یعنی تیرھویں‘ چودھویں‘ پندرھویں تاریخ) اور یوم عاشورہ (یعنی دسویں محرم) کا روزہ بھی رکھتے تھے‘ اور شعبان کے مہینہ میں سوائے رمضان المبارک کے مہینہ کے دیگر مہینوں کی نسبت زیادہ روزے رکھتے تھے۔

ایک بڑی خصوصیت ذاتِ اشرفؐ کی یہ تھی کہ جب آپؐ محوِ خواب ہوتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں‘ لیکن قلب مطہر انتظار وحی میں بیدار‘ مشغول بذات خداوندی ہوتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کے وقت سانس کی آواز سنائی دیتی تھی‘ لیکن خراٹا‘ جو ایک مکروہ آواز بعض سونے والوں سے سنائی دیتی ہے‘ نہیں سنا گیا۔

اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھتے تو: ”ھو اللہ لا شریک لہ“ ارشاد فرماتے‘ جس وقت سونے کے لئے قصد فرماتے تو: ”رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک“ فرماتے‘ جب بیدار ہوتے تو: الحمدللہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور فرماتے تھے۔

آپؐ صدقہ نہیں کھاتے تھے اور ہدیہ تناول فرماتے تھے۔ جو شخص حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہتر یا اس جیسا ہدیہ اس شخص کو مرحمت فرماتے۔

آپؐ کھانے کی چیزوں میں قطعاً تکلف نہ فرماتے تھے‘ بھوک کی شدت اور فاقہ کے وقت ضعف سے بچنے کے لئے شکم مطہر پر پتھر باندھ لیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائیں لیکن آپؐ نے ان کی بجائے اللہ کی رضا کی خاطر آخرت کو قبول فرمالیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی سرکہ سے تناول فرمائی اور سرکہ کو اچھا سالن ارشاد فرمایا‘ آپؐ کدو کو پسند فرماتے تھے اور بکری کے دست کے گوشت کو بھی‘ اور ارشاد فرمایا کہ:

”روغن زیتون کھاؤ اور بدن پر ملو‘ چونکہ وہ مبارک درخت ہے۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین انگشت مبارک سے کھانا تناول فرماتے تھے اور کھانے کے بعد ان انگلیوں کو چاٹ لیتے تھے‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی خشک اور تر کھجور کے ساتھ تناول فرمائی ہے‘ شہد سے زیادہ رغبت رکھتے تھے۔

آپؐ پانی بیٹھ کر تین سانس لے کر پیتے تھے اور (ہر سانس میں) پانی کے برتن کو منہ سے جدا فرماتے تھے‘ اور جب بچا ہوا پانی صحابہ کرام رضی

ختم نبوۃ

اللہ عنہم اجمعین کو عنایت فرماتے تو دائیں جانب سے ابتداء فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا' اس وقت صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا کہ جس وقت کھانے کی چیزوں میں سے کوئی چیز پاؤ تو: "اللھم ارزقنا خیرا منہ" کہو' لیکن جب دودھ پیو تو: "اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ" کہنا چاہئے' اور فرمایا کہ کھانے کی چیزوں میں سے سوائے دودھ کے کوئی ایسی شئے نہیں ہے جو کھانے اور پانی کے قائم مقام بن سکے۔

لباس مبارک:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پشمینہ پہنتے تھے' پاؤں مبارک میں جوتے بھی استعمال فرماتے تھے' پہننے کی چیزوں میں قطعاً تکلف نہیں فرماتے تھے' سب سے بہتر کپڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کرتہ تھا۔

آپؐ جس وقت نیا کپڑا استعمال فرماتے تھے تو: "اللھم لک الحمد کما البستہ واسئلک خیرہ وخیر ماصنع لہ" پڑھتے تھے۔

آپؐ سبز رنگ کے کپڑے کو بہت پسند فرماتے تھے اور گاہے گاہے ایک چادر سے دو کونے اپنے شانوں کے درمیان باندھ کر نماز ادا فرماتے تھے۔

آپؐ دستار مبارک کا ایک سرا' جس کو شملہ کہتے ہیں' دونوں شانوں کے درمیان چھوڑ کر فرق مبارک پر عمامہ باندھتے تھے۔

آپؐ جمعہ کے دن سرخ چادر اوڑھتے تھے' بعضوں نے کہا ہے کہ اس چادر پر سرخ رنگ کی دھاریاں تھیں' آپؐ داہنے ہاتھ کی کن انگلی میں چاندی کی انگوٹھی' جس پر: محمد رسول اللہ کندہ تھا' پہنتے تھے' کبھی یہ انگوٹھی بائیں ہاتھ کی کن انگلی میں بھی پہن لیتے تھے۔

آپؐ خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے اور بدبو سے ناخوش ہوتے تھے' خوشبوؤں میں سے غالیہ کو' جو ایک مرکب خوشبو ہوتی ہے' استعمال فرماتے تھے' نیز مشک کو خالص بھی استعمال فرمایا ہے' آپؐ کافور اور عود کی دھونی دیتے تھے۔

آپؐ اثمد کو' جو کہ اعلیٰ قسم کا سرمہ ہے' استعمال فرماتے تھے' سرمہ ڈالنے میں عدد طاق کی رعایت فرماتے تھے' کبھی سرمہ داہنی آنکھ میں تین سلائی اور بائیں میں دو سلائی استعمال فرماتے تھے' کبھی روزہ کی حالت میں بھی سرمہ استعمال فرماتے تھے۔

آپؐ دائیں جانب سے ہر کام کی ابتدا فرماتے' مثلاً کنگھا کرنے' جوتا پہننے اور وضو کرنے میں بلکہ تمام کاموں میں اسے پسند فرماتے تھے' آپ آئینہ بھی دیکھتے تھے' سفر میں چند چیزیں: تیل کی شیشی' سرمہ دانی' آئینہ' کنگھا' قینچی' مسواک اور سوئی دھاگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہمراہ رکھتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پیشتر تین مرتبہ مسواک فرماتے تھے' اور اسی طرح سونے سے اٹھنے کے بعد تہجد کے وقت اور فجر کی نماز کے وقت بھی مسواک فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے بھی لگوایا کرتے تھے۔

بقیہ نعت النبی

آپؐ عظیم الشان ہادی ہیں' آپ مقتدا ہیں' آپ برگزیدوں کے برگزیدہ ہیں۔ آپ نہایت متحمل ہیں' آپ نہایت قدردان ہیں' آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا' آپ صراط مستقیم پر چلانے والے ہیں۔

ومزمل ثم مدثر
سعید رشید خلیل کلیم

آپ مزمل ہیں' آپ مدثر ہیں۔ آپ صاحب سعادت ہیں' آپ صاحب رشید ہیں' آپ خلیل ہیں' آپ کلیم ہیں۔

عفیف حنیف حبیب خطیب
ھو القدوۃ الاسوۃ المستقیم

آپ پاک دامن ہیں' آپ ایک اللہ کے ہو رہنے والے ہیں' آپ اللہ کے حبیب ہیں' آپ خطیب الانبیاء ہیں۔ آپ ہی کی اقتدا چاہئے' آپ ہی کی تاسی چاہئے' یعنی آپ ہی کی اقتدا کرنی چاہئے۔

نبی النبیین والمرسلین
وطٰہ ویٰس فیض عمیم

آپ نبیوں کے نبی ہیں اور رسولوں کے بھی۔
آپ طٰہ ہیں' آپ یٰسین ہیں' آپ کا فیض عام ہیں۔

نبی الوریٰ سید الانبیا
نجی الالہ جلیل فخیم

آپ ساری مخلوقات کے نبی ہیں' آپ انبیا کے سردار ہیں۔ آپ اللہ سے مناجات فرمانے والے ہیں' آپؐ بڑے باعزت ہیں' آپ کی شان بڑی ہے۔

امام الھدیٰ رحمۃ للعالمین
غیاث الوریٰ مستغاث الھضیم

آپ ہدایت کے امام ہیں' آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ مخلوق کے فریاد رس ہیں۔ آپ مظلوم کی فریاد سننے والے ہیں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ارشاداتِ نبوی

مولانا محمد اسمٰعیل عارفی

ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے چند سوالات کئے ذیل میں وہ سوالات اور ان کے جوابات افادۂ قارئین کے لئے پیش کئے جارہے ہیں:

انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں؟

آپؐ نے فرمایا: خدا سے ڈرتے رہو سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے خدا کا خوف اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے انسان پر علم و حکمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

صحابیؓ نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا انسان بن جاؤں؟

آپؐ نے فرمایا: سب سے بہتر اور بڑا وہ شخص ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے تمہیں چاہئے کہ دوسروں کے لئے نفع بخش بن جاؤ۔

صحابی نے عرض کیا: میری تمنا ہے کہ عادل و منصف بن جاؤں؟

ارشاد فرمایا: دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے (پسند) کرتے ہو۔

صحابی نے عرض کیا: میں خدا کے دربار میں سب سے زیادہ مقرب بننا چاہتا ہوں؟

ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو خدا کے مقرب بن جاؤ گے۔

صحابی نے عرض کیا: میری تمنا ہے کہ نیکی اور احسان کرنے والا بنوں؟

ارشاد فرمایا: نماز اس طرح پڑھو کہ گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس طرح پڑھو گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

صحابی نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہوجائے؟

ارشاد فرمایا: اخلاق و عادات سنوار لو ایمان مکمل ہوجائے گا۔

صحابی نے عرض کیا: میں خدا کا اطاعت گزار بندہ بننا چاہتا ہوں؟

ارشاد فرمایا: فرائض ادا کرتے رہو تو تمہارا شمار اطاعت گزاروں میں کیا جائے گا۔

صحابی نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملنا چاہتا ہوں کہ گناہوں سے پاک صاف ہوں؟

ارشاد فرمایا: غسل جنابت کی برکت سے گناہوں سے پاک اٹھو گے۔

صحابی نے عرض کیا: میری آرزو ہے کہ میدان حشر میں نور کے ساتھ اٹھایا جاؤں؟

ارشاد فرمایا: اگر ظلم نہیں کروگے تو قیامت میں نور کے ساتھ اٹھو گے۔

صحابی نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ پر رحم کرے؟

ارشاد فرمایا: اپنے آپ پر اور مخلوق پر رحم کھاؤ، اللہ تم پر رحم کرے گا۔

صحابی نے عرض کیا: میرا جی چاہتا ہے کہ میرے گناہ کم ہوں؟

ارشاد فرمایا: استغفار کثرت سے پڑھا کرو، گناہ کم ہوجائیں گے۔

صحابی نے عرض کیا: میرا جی چاہتا ہے کہ میرے رزق میں زیادتی و برکت ہو؟

ارشاد فرمایا: پاک و طاہر رہا کرو، رزق میں زیادتی ہوگی۔

صحابی نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ جل شانہ اور اس کے رسول کا دوست بن جاؤں؟

ارشاد فرمایا: جو چیزیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ان کو اپنے لئے پسند کرلو اور جو چیزیں اللہ اور اس کے رسول کو ناپسند ہیں ان کو ناپسند کرلو تو اللہ کے دوست بن جاؤ گے۔

صحابی نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں؟

ارشاد فرمایا: کسی پر بے جا غصہ نہ کروگے تو اللہ کے غضب سے بچے رہو گے۔

صحابی نے عرض کیا: میں اللہ کے دربار میں مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں؟

ارشاد فرمایا: حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچو گے تو مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔

صحابی نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھے قیامت میں سب کے سامنے رسوا نہ کرے؟

ارشاد فرمایا: اپنی شرمگاہ کی حفاظت کروگے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی رسوائی سے بچائے گا۔

(بحوالہ کنز العمال بیہقی)

یہ ایک حدیث مبارکہ عمل کرنے والے کے لئے مشعل راہ ہے اس کو بار بار پڑھنا چاہئے اور اپنے اندر ایسی مطلوبہ صفات پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

☆☆..........☆☆

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باسمائہ المبارکۃ

حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم بسیم وسیم

آپؐ شفاعت فرمانے والے ہیں' آپ کی فرمانبرداری فرض ہے' آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں' آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم ہیں۔ آپ صاحب جمال ہیں' آپ خوش قامت ہیں' آپ تبسم فرمانے والے ہیں' آپ خوبصورت ہیں۔

شفیع الانام مطاع المقام
کریم الکرام نبی الانیم

آپ مخلوق کی شفاعت کرنے والے ہیں' آپ کا مقام یہ ہے کہ سب آپ کی اطاعت کریں۔ آپ کرموں کے مکرم ہیں' آپ مخلوق کے نبی ہیں۔

اسیل رسیل کحیل جمیل
صبیح ملیح مطیب الشمیم

آپ نرم بدن مبارک والے ہیں' آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' آپ سرگیں آنکھوں والے ہیں' آپ صاحب جمال ہیں۔ آپ نہایت خوبصورت ہیں' آپ عمدہ خوشبو والے ہیں' آپ کے بدن مبارک سے خوشبو آتی تھی۔

مفاض الجبین کبدر مبین
بثغر لیم کسور یتیم

آپ کشادہ پیشانی والے ہیں' روشن بدر کی طرح۔ آپ تبسم فرمانے والے' ان دانتوں سے جو دُر یتیم کی مانند ہیں۔

شفاء العلیل رواء الغلیل
بہشر المحیا ونشر لخیم

آپ بیمار کے لئے باعث شفا ہیں' پیاسے کی پیاس بجھانے والے ہیں' چہرہ پاک کی کشادگی کی رو سے اور خصائل نیک پھیلانے سے۔

رسول وصول ولی حفیٰ
امین مکین عزیز عظیم

آپ اللہ کے پیغمبر ہیں' آپ بہت عطا فرمانے والے ہیں' آپ مددگار ہیں' آپ بہت علم رکھنے والے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے امین ہیں۔ آپ صاحب مرتبہ ہیں۔ آپ عزت والے ہیں' آپ بلند شان رکھنے والے ہیں۔

صدوق فروق فصیح نصیح
عروف عطوف رؤف رحیم

آپ نہایت ہی سچے ہیں' حق و باطل میں فرق فرمانے والے ہیں' آپ فصیح ہیں' آپ مخلوق کے خیر خواہ مخلص ہیں۔ آپ بہت جاننے والے ہیں' آپ صاحب مرتبہ ہیں' آپ عزت والے ہیں' آپ بلند شان رکھنے والے ہیں۔

شفیق رفیق خلیق طلیق
صفوح نصوح عفو حلیم

آپ مخلوق پر شفقت فرمانے والے ہیں' آپ نہایت نرم دل ہیں' آپ صاحب اخلاق ہیں' آپ خندہ پیشانی والے ہیں۔ آپ درگزر فرمانے والے ہیں' آپ خیر خواہ ہیں' آپ معاف فرمانے والے ہیں' آپ صاحب حلم ہیں۔

مجیب منیب نقیب نجیب
حسیب نسیب نور قدیم

آپ باتوں کو قبول فرمانے والے ہیں' آپ انابت والے ہیں' آپ سردار ہیں' آپ شریف الاصل ہیں' آپ کا قول و فعل ستائش ہے۔ آپ خاندانی شرافت والے ہیں' آپ صاحب نسب ہیں' آپ کا نور سب سے پہلے ظاہر ہوا۔

بشیر نذیر سراج منیر
خبیر بصیر دلیل علیم

آپ بشارت سنانے والے ہیں' آپ روشنی دینے والا چراغ ہیں۔ آپ سب سے زیادہ خبر رکھنے والے ہیں' آپ نور فراست والے ہیں' آپ راہنما ہیں' آپ سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

دلیل و ھاد سبیل الرشاد
وخیر العباد ثمال العدیم

آپ راہنما ہیں اور صراط مستقیم کی ہدایت کرنے والے ہیں۔ آپ باری تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہیں' آپ مفلس کے غمخوار ہیں' غریبوں کے فریادرس ہیں۔

تقی نقی صفی وفی
وجیہ نبیہ مبین حکیم

آپ اتقاء والے ہیں' آپ صفائی والے ہیں' آپ برگزیدہ ہیں' آپ پورا حق دینے والے ہیں۔ آپ عنداللہ صاحب وجاہت ہیں' آپ کی شان بلند ہے' آپ حق کے ظاہر کرنے والے ہیں' آپ صاحب حکومت ہیں۔

ھدی مقتدی مصطفی الاصفیا
صبور شکور مقف مقیم

باقی صفحہ:9

اعترافاتِ مرزا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

یہ بات ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے نبی ہونے کا قائل اور اپنے لئے عہدہ نبوت کا مدعی ہے اور عہدۂ نبوت کے لوازم کے طور پر مندرجہ ذیل امور اپنے لئے ثابت کرتا ہے:

۱:......دعویٔ نبوت کا اعلان'

۲:......خدا کی طرف سے مبعوث کئے جانے کا اقرار'

۳:......اپنے لئے لفظ نبی کا اقرار

۴:......وحی نبوی کا اقرار'

۵:......اپنے معجزات کا اقرار'

۶:......اپنے کو نبی تسلیم کرانے کی دعوت'

۷:......نبی معصوم ہونے کا اقرار'

۸:......نہ ماننے والوں کو مجرم ٹھہرانا'

۹:...... ماننے اور نہ ماننے والوں کے درمیان تفریق۔

ذیل میں مرزا غلام احمد کی کتابوں سے مندرجہ بالا نکات کا علی الترتیب ثبوت پیش کیا جارہا ہے۔

۱: دعویٔ نبوت کا اعلان:

۱:......"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۱۱)

۲:......"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرنے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا' بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے' سو اب بھی ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔" (مجموعہ اشتہارات ص ۴۳۳)

۳:......"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اصل میں یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ ومخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو' اور اس میں پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں' اسے نبی کہتے ہوں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے' پس ہم نبی ہیں' ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔"

(ملفوظات مرزا ص ۱۲۷ ج ۱۰)

آگے لکھا ہے:

"بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت وصداقت کا اظہار ہوتا' پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلے میں ہے۔"

۴:......"پس جیسا کہ میں نے بار بار بیان کردیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں' یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔"

(روحانی خزائن ص ۹۵ ج ۱۹)

۵:......"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے' اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے' اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

۶:......"میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاؑ نے نبی اللہ رکھا

ختم نبوۃ

ہے۔" (نزول المسیح ص ۳۸)

۲: خدا کی طرف سے مبعوث کئے جانے کا اعلان:

انبیاؑ کرام علیہم السلام دعویٰ نبوت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا (یعنی بھیجا گیا) ہے۔

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے الہامات اور تحریروں میں سینکڑوں جگہ اعلان کیا ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بعہدہ مبعوث کیا گیا ہے' یہاں چند حوالے درج کئے جاتے ہیں' جن میں یہ اعلان وحی الٰہی سے کیا گیا ہے:

"خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۷۱)

"وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے' اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں جو ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے' یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں' چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے:

"ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" (دیکھو ص:۴۹۸)

اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔" (مجموعہ اشتہارات ص ۴۳۱ ج ۳)

"اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (اعجاز احمدی طبع ربوہ ۱۹۵۷ء ص ۷)

"اور تجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے' وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں' کیا یہی ہے جس کو خدا نے مبعوث فرمایا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۸۱)

"اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے اے معترض کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔" (ایضا: ۹۵)

"ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے' اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔" (ایضا ص ۱۰۱)

لاہوری جماعت کے بانی و امیر اول جناب محمد علی صاحب مرزا غلام احمد کے نبی کی حیثیت سے مبعوث ہونے کا اعلان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

سورۂ جمعہ میں آیا ہے:

"خدا تو وہ ہے کہ جس نے امی لوگوں میں سے یہ رسول مبعوث کیا کہ انہیں اس کی آیات سنائے اور انہیں پاک بنائے اور کتاب و حکمت کی ان کو تعلیم دے گو وہ پہلے عیاں طور پر غلطی میں پڑے ہوئے تھے اور نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی' وہ قوم بھی انہی لوگوں کے ہم رنگ ہوگی اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا' جو انہیں خدا کی آیات سنائے گا اور انہیں پاک بنائے گا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے گا اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔"

"آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے انہیں آخرین کہا گیا ہے۔"

ان تمام حوالوں میں بعثت سے مراد بعثت نبوت ہے' چنانچہ لاہوری جماعت کے امیر اول محمد علی صاحب لکھتے ہیں:

"گزشتہ بحث میں قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ زمانہ بعثت مصلح آخر الزمان یہی ہے اور مسیح و مہدی' اور شخص فارسی الاصل' وغیرہ سب اسی مصلح کے نام ہیں اور ٹھیک وقت پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر دعویٰ بھی کر دیا ہے۔" (ریویو آف ریلیجز ۱۹۰۶ء ج ۵)

۳: اپنے لئے لفظ نبی کا استعمال:

۱:...... "اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا' مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

۲:...... "غرض اس حصہ کثیر وحی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں

سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا' پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

۳:......"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

۴:......"ہمارا مذہب نہیں ہے کہ ایسی نبوت پر مہر لگ گئی ہے صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۸۱)

۴: وحی نبوت کا اعلان:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کا بھی برملا اعلان کیا ہے کہ اس پر جو وحی نازل ہوتی ہے وہ وحی نبوت ہے چنانچہ اپنے رسالہ اربعین میں وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جھوٹا مدعی نبوت ہلاک کیا جاتا ہے۔ اس پر ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس مقام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے اب اس کے مقابل یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعویٰ کیا یا روشن دین جالندھری نے دعویٰ کیا یا کسی اور شخص نے دعویٰ کیا اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ یہ ایک دوسری حماقت ہے جو ظاہر کی جاتی ہے' بھلا اگر یہ سچ ہے کہ ان لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے اور تئیس برس تک ہلاک نہ ہوئے تو پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے ان کا دعویٰ ثابت کرنا چاہئے اور وہ الہام پیش کرنا چاہئے جو الہام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا یعنی یہ کہا کہ ان لفظوں کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اصل الفاظ ان کی وحی کے کامل ثبوت کے ساتھ پیش کرنے چاہئیں کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے جس کی نسبت یہ ضروری ہے کہ بعض کلمات پیش کرکے یہ کہا جائے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ہمارے پر نازل ہوا۔ غرض پہلے تو یہ ثبوت دینا چاہئے کہ کون سا کلام الٰہی اس شخص نے پیش کیا ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا پھر بعد اس کے یہ ثبوت دینا چاہئے کہ جو تئیس برس تک کلام الٰہی اس پر نازل ہوتا رہا وہ کیا ہے یعنی کل وہ کلام الٰہی کے دعوے پر لوگوں کو سنا گیا ہے پیش کرنا چاہئے' جس سے پتہ لگ سکے کہ تئیس برس تک متفرق وقتوں میں وہ کلام اس غرض سے پیش کیا گیا تھا کہ وہ خدا کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ہے' جب تک ایسا ثبوت نہ ہو تب تک بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ اور آیت لو تقول کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑانا ان شریروں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں اور صرف زبان سے کلمہ پڑھتے اور باطن میں اسلام سے بھی منکر ہیں۔"

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳' ۴ ص ۱۱)

مرزائی وحی واجب الایمان:

مرزا قادیانی اپنی وحی کو توریت' انجیل' قرآن کی طرح مقدس اور یقینی سمجھتا ہے۔ اس پر ایمان لانے کو فرض اور اس میں شک وشبہ کے اظہار کو کفر قرار دیتا ہے' بے شمار حوالوں میں سے مندرجہ ذیل چند عبارتیں ملاحظہ فرمائیے:

الف:......"مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات اور انجیل' قرآن کریم پر۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۲۵)

ب: (۱) آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
(۲) ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم
(۳) بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک وحید
(۴) آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد برو القا
(۵) واں یقین کلیم بر تورات
واں یقین ہائے سید السادات
(۶) کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(۱) میں جو خدائی وحی سنتا ہوں' خدا کی قسم میں اس کو خطا اور غلطی سے پاک سمجھتا ہوں۔

(۲) میں اس کو قرآن کی طرح خطا سے منزہ سمجھتا ہوں' یہی میرا ایمان ہے۔

(۳) خدا کی قسم! یہ کلام مجید خدائے واحد کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔

(۴) جو یقین کہ عیسیٰ کو اپنے اوپر نازل شدہ کلام پر تھا۔

ختم نبوة

(۵) اور جو یقین موسیٰ کو توراۃ پر تھا اور جو یقین محمد عربی کو قرآن پر تھا۔

(۶) میں ان میں سے کسی سے یقین میں کم نہیں ہوں' جو غلط اور جھوٹ کہے وہ ملعون ہے۔ (درثمین ص ۲۸۷ مجموعہ کلام مرزا غلام احمد قادیانی نزول المسیح ص ۹۸)

ج: ...... "اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی' جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۸)

مرزا قادیانی کی وحی کی جو صفات ہم نے اوپر کے عنوانات کے تحت باحوالہ ذکر کی ہیں' ان کو دیکھنے کے بعد کسی دانشمند کو ایک لمحہ کے لئے بھی اس میں شک وشبہ نہیں رہ جاتا کہ مرزا قادیانی وحی نبوت' وحی شریعت اور وحی معصوم کا مدعی ہے' اور اس پر ایمان لانا ضروری سمجھتا ہے۔ انصاف کیجئے کہ اس کے باوجود یہ کہنا کہ مرزا نے نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا' کہاں تک قرین عقل ہے۔

د: ...... "یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے' اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے' وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا یقینی قطعی ہے اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا کہ یہ آفتاب اور یہ اس کی روشنی ہے ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر' یہ تو ممکن ہے کہ کلام الٰہی کے معنی کرنے میں بعض مواقع میں' ایک وقت تک مجھ سے خطا ہو جائے مگر یہ ممکن نہیں کہ میں شک کروں کہ خدا کا کلام نہیں۔" (تجلیات الٰہیہ ص ۲۰ طبع ربوہ)

"میں خدا تعالیٰ کی تیئس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں' میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

نزول وحی کی کیفیت:

نزول وحی کے وقت انبیاء علیہم السلام پر ایک خاص کیفیت طاری ہوا کرتی ہے۔ مرزائی صاحبان مرزا صاحب پر نزول وحی کی کیفیت کو بیان کرتے ہیں جماعت لاہور کے بانی وقائد اول مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:

"اس میں کچھ شک نہیں کہ اسپر چولسٹ تکلف سے اپنے اندر وہ ربودگی کی حالت پیدا کرنا چاہتے ہیں جو نبی پر نزول وحی کے وقت منجانب اللہ طاری ہو جاتی ہے' خدا کے فضلوں میں سے جو اس سلسلے میں شامل ہونے سے ہم لوگوں کو حاصل ہوئے ہیں۔ ایک یہ بڑا فضل ہے کہ آج ایسے امور کے لکھنے کے لئے ہمیں انکلوں سے کام نہیں لینا پڑتا بلکہ ان حالات کو ہم بچشم خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں مشاہدہ کر رہے ہیں' کوئی شخص جب اس سلسلے میں شامل نہیں وہ دعویٰ سے اس مضمون پر قلم نہیں اٹھا سکتا کیونکہ وہ خود اس بات سے بے خبر ہے کہ نزول وحی کس طرح ہوتا ہے۔ جاننا چاہئے کہ نزول وحی کے وقت عموماً انبیاء پر ایک حالت ربودگی کی طاری ہو جاتی ہے۔ اگر چہ بعض وقت عین بیداری میں بھی نزول وحی یا مکاشفہ ہو جاتا ہے۔ اس ربودگی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ چونکہ خدائے تعالیٰ کا کلام پاک دوسرے عالم سے آتا ہے' اس لئے جب تک اس طرف سے انقطاع کلی کر کے دوسرے عالم میں انسان اپنے کو نہ پائے' اس وقت تک وہ دوسرے عالم کی حالت کو مشاہدہ بھی نہیں کر پا سکتا مگر یہ ربودگی کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ وہ معمولی اسباب میں سے کسی سبب کی طرف منسوب نہیں کی جا سکتی بلکہ یکا یک ہی یہ حالت آتی ہے اور جب نزول وحی ہو چکتا ہے تو پھر خود ہی وہ حالت جاتی رہتی ہے۔" (مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کا مضمون بعنوان اسلام اسپر چولزم اور مخفی سوسائٹی مندرجہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۵ ص ۱۳۲ اپریل ۱۹۰۶ء)

اس چشم دید شہادت سے معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کے نزدیک مرزا صاحب پر بھی اسی کیفیت سے وحی نازل ہوتی تھی جس طرح پہلے انبیاء پر۔

نزول جبریل:

انبیاء کرام پر وحی کا نزول بذریعہ جبریلؑ ہوتا ہے اور محمد علی لاہوری صاحب نے نزول جبریل کو وحی نبوت کا لازمی خاصہ قرار دیا ہے' چنانچہ لکھتے ہیں:

"انبیاء پر وحی نبوت جبریل کا لے کر آنا اور غیر نبی یا امتی پر نزول نہ ہونا امت

محمدیہ میں ایک مسلّم امر ہے۔"

(النبوۃ فی الاسلام ص ۲۸ مطبوعہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور ۱۹۱۵ء)

اب ملاحظہ فرمایئے کہ مرزا صاحب اپنے اوپر جبریل علیہ السلام کے بھی مدعی ہیں:

"یعنی میرے پاس آئل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا ہے' پس مبارک جو اس کو پاوے اور دیکھے۔"

اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبریل کا نام رکھا ہے' اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳)

مرزا صاحب کے فرزند اکبر مرزا محمود احمد کا بیان ہے:

"میری عمر جب نو یا دس برس کی تھی میں اور ایک طالب علم ہمارے گھر میں کھیل رہے تھے' وہیں ایک الماری میں ایک کتاب پڑی تھی جس پر نیلا جزدان تھا' وہ ہمارے دادا صاحب کے وقت کی تھی' نئے نئے ہم پڑھنے لگے تھے' اس کتاب کو جو کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ اب جبرائیل نازل نہیں ہوتا' میں نے کہا یہ غلط ہے' میرے ابا پر تو نازل ہوتا ہے مگر اس لڑکے نے کہا کہ جبرائیل نہیں آتا کیونکہ اس کتاب میں لکھا ہے' ہم میں بحث ہو گئی۔ آخر ہم دونوں مرزا صاحب کے پاس گئے اور دونوں نے اپنا اپنا بیان پیش کیا' آپ نے فرمایا: کتاب میں غلط لکھا ہے' جبرائیل اب بھی آتا ہے۔"

(اخبار الفضل ۱۰/ اپریل ۱۹۲۲ء ص ۶)

لاہوری جماعت کے بانی و قائد اول مسٹر محمد علی مرزا غلام احمد پر نزول جبریل کے منکروں کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جس طرح آج ایک مسلمان بلکہ مصلح کہلانے والا یہ کہتا ہے کہ جبرائیل کو ایسا کلام لانے کی ضرورت نہیں ہے' جو کسی انسان کے کلام میں پہلے سے موجود ہے' اسی طرح کفار کہتے تھے بلکہ آج تک ان کے وارث عیسائی صاحبان یہی کہتے ہیں کہ جب یہ قصے پہلے موجود تھے تو جبرائیل کے ذریعہ ان کو وحی الٰہی کے طور پر لانے کی ضرورت تھی' مگر افسوس ان مسلمانوں پر جو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں اندھے ہو کر انہی اعتراضوں کو دہرا رہے ہیں جو عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اندھے ہو کر ان اعتراضوں کو مضبوط کر رہے ہیں اور دہرا رہے ہیں جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کرتے تھے' سچے نبی کا یہی ایک بڑا بھاری امتیازی نشان ہے کہ جو اعتراض اس پر کیا جائے گا وہ سارے نبیوں پر پڑے گا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو شخص ایسے مامور من اللہ کو رد کرتا ہے وہ گویا کل سلسلۂ نبوۃ کو رد کرتا ہے۔ اگر یہ لوگ کچھ سوچ سمجھ کر اعتراض کریں تو نہ آپ ٹھوکر کھائیں نہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے ٹھہریں۔"

(ریویو آف ریلیجنز ص ۳۱۸)

☆☆..........☆☆

اوکاڑہ میں قادیانیوں کی شرانگیزی کا تدارک

اوکاڑہ (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں کے اوکاڑہ میں ہونے والے غیر قانونی اجتماع کو انتظامیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد اور فدایان ختم نبوت کے احتجاج پر فوری طور پر ختم کرا دیا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں مورخہ ۱۴/ اپریل بروز اتوار اوکاڑہ کے قریبی چک نمبر ۵۵ ٹو ایل میں قادیانیوں کا ایک غیر قانونی اجتماع منعقد ہونے والا تھا۔ اس اجتماع کے انعقاد کی اطلاع ملنے پر مسلمانوں میں سخت اشتعال پھیل گیا۔ لوگوں نے وفود اور ٹیلی فون کے ذریعہ انتظامیہ کو اس حوالے سے عوام الناس میں پائی جانے والی تشویش سے آگاہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور کارکنوں پر مشتمل ایک وفد فوری طور پر تھانہ صدر پہنچا اور انتظامیہ کو حالات کی سنگینی' مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کی شرانگیزی سے متعلق تحریری درخوست پیش کی۔ درخواست ملتے ہی چوہدری امانت علی ایس ایچ او تھانہ صدر اوکاڑہ دیگر اہلکاروں سمیت موقع پر پہنچے اور قادیانیوں کے ہونے والے اجتماع کو بند کرا دیا اور ٹینٹ وغیرہ اتروا دیے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کی اطلاعات کے مطابق قادیانیوں کا یہ اجتماع کسی بڑی تخریبی سرگرمی کا پیش خیمہ تھا کیونکہ قادیانی عرصہ سے یہاں بااثر ہونے کی وجہ سے تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔

قادیانی نبوت اور مسلمانوں کی تکفیر

پروفیسر محمد الیاس برنیؒ

(۱) قادیانی نبی:

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں ست ایمانم
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم زکسے
آنچہ دادست ہر نبی را جام
داد آں جام مرا بتمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(نزول المسیح ص ۹۹ خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷ درثمین ص ۲۸۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم

(نزول المسیح ص ۱۰۰ خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۸)

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے' اور اس شخص (یعنی مرزا صاحب) کو تم نے دیکھ لیا' جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔"

(اربعین نمبر ۴ خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۲)

"ملک عبدالرحمن خادم صاحب (قادیانی) نے حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی کتب سے چالیس حوالے پڑھ کر سنائے جن میں حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو نبی قرار دیا ہے اور نبوت کا غیر مشروط دعویٰ کیا ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۱۲۳ ص ۱۱ مورخہ ۲۱/نومبر ۱۹۳۶ء)

"خداتعالیٰ نے "جری اللہ فی حلل الانبیاء" تذکرہ ص ۲۸۸ طبع سوم (یہ مرزا صاحب کا الہام ہے...... مولف) تمام نبیوں کے قائم ۔تمام ایک نبی مبعوث فرمایا جو یہودیوں کے لئے موسیٰ' عیسائیوں کے لئے عیسیٰ' ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں کے لئے محمد و احمد ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۱۱ مورخہ مئی ۱۹۱۹ء)

"ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں (ہندوؤں کو) دیا گیا تھا' وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقتدا ، نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خداتعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔"

(قادیانی جماعت لاہور کے امیر مولوی محمد علی قادیانی کا مضمون مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۴۱۰ منقول از رسالہ "تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب" صفحہ ۹۳ مؤلفہ محمد اسمٰعیل قادیانی)

"ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ...... ہمارا ایمان یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کو نجات ہے' اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ نہیں چھوڑ سکتے۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اعلان مندرجہ اخبار "پیغام صلح" لاہور جلد ۱ نمبر ۳۵ مورخہ ۷/ ستمبر ۱۹۱۳ء منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۲۵ ص ۷ مورخہ ۱۴/ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

(۲) قادیانی احمدی:

"مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" آیت مرقوم الصدر کے الفاظ میں مسیح نے خداتعالیٰ کی طرف سے ایک پیشگوئی کی ہے کہ میں ایک ایسے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا آنا

میرے بعد ہوگا۔ اس کا نام احمد ہے۔ پیشگوئی میں آنے والے رسول کا اسم احمد بتایا گیا ہے۔ جس کے مصداق آنحضرت (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اس لئے نہیں ہوسکتے کہ قرآنی وحی میں کسی مقام سے آپ کا نام نامی احمد ثابت نہیں ہوتا (قادیانی مغالطہ ملاحظہ ہو......مؤلف) ہاں محمد آپ کا اسم گرامی ضرور ہے جیسا کہ آپ قبل از دعویٰ نبوت محمدؐ کے نام سے ہی مشہور تھے اور ایسا ہی قرآنی وحی میں بھی بار بار آپ کا نام محمدؐ ہی بتایا گیا۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۳ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۹/اگست ۱۹۱۸ء)

"اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے؟ میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ یوں ہی نہیں کردیا بلکہ مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نورالدین) نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی "احمد" ہیں۔ چنانچہ ان کے درسوں کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت (اسمہ احمد) کے مصداق حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) ہی ہیں۔"

(انوار خلافت صفحہ ۲۱ مصنفہ میاں محمود احمد)

(۳) مسلمانوں کی تکفیر:

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔" (اخبار الفضل قادیان ج ۲۲ نمبر ۸۵ ص ۸ ۱۵/ جنوری ۱۹۳۵ء تذکرہ ص ۶۰۷)

"مجھے الہام ہوا جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔" (معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت ج نہم ص ۲۷ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵)

"آپ (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے' کافر ٹھہرایا ہے' بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل سے سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا بلکہ ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے' کافر ٹھہرایا ہے۔" (ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰ بابت اپریل ۱۹۱۱ء منقول از عقائد احمدیہ ص ۱۰۸ مؤلفہ میر مدثر شاہ قادیانی لاہوری)

"ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نورالدین) سے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں؟ فرمایا اگر خدا کا کلام سچا ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی۔" (رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان نمبر ۱۱ ص ۲۴ بابت ماہ نومبر ۱۹۱۴ء و اخبار "بدر" ج ۱۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۱/ جولائی ۱۹۱۳ء اور محمد اسمٰعیل قادیانی کا رسالہ بعنوان "مولوی محمد علی کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر" ص ۱۳۱)

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت ص ۳۵ مصنفہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان)

"پس اس آیت کے ماتحت ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا' یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا' یا محمدؐ کو تو مانتا ہے پر مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہ فتویٰ ہماری طرف سے نہیں بلکہ اس کی طرف سے ہے جس نے اپنے کلام میں ایسے لوگوں کے لئے "اولئک ھم الکافرون حقا" فرمایا ہے۔"

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۱۴ نمبر ۳ ص ۱۱۰)

"جری اللہ فی حلل الانبیا تذکرہ ص ۷۹ طبع سوم (یہ مرزا صاحب کا الہام ہے' مؤلف) سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت احمد (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) ایک عظیم الشان نبی اللہ ہیں' اور ان کا انکار موجب غضب الٰہی اور کفر ہے۔"

(رسالہ احمدی نمبر ۵ بابت ۱۹۱۹ء موسومہ النبوۃ فی الالہام ص ۱۰ مؤلفہ قاضی محمد یوسف صاحب قادیانی)

"خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کا اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنے الہام میں احمد نام رکھا ہے' اس لئے آپ کا منکر کافر ہے کیونکہ احمد کے منکر کے لئے قرآن میں لکھا ہے: "واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔"

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۱۴ نمبر ۳ ص ۱۴۱)

(۴) لکھنؤ کی بات:

لکھنؤ میں ہم (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) ایک آدمی سے ملے جو بڑا عالم ہے' اس نے کہا آپ لوگوں کے بڑے دشمن ہیں جو یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ آپ ہم لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ میں نہیں مان سکتا کہ آپ ایسے وسیع حوصلہ رکھنے والے ایسا کہتے ہوں۔ اس سے شیخ یعقوب علی (قادیانی) باتیں کر رہے تھے۔ میں نے (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی نے) ان کو کہا کہ آپ کہہ دیں کہ واقع میں ہم آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ یہ سن کر وہ حیران سا ہوگیا۔ (مسلمان عالموں کا حسن ظن اور حسن خلق' اور اس کے مقابل قادیانی اکابر کی طرف سے بے توقیری اور تکفیر۔ یہ ذہنیت بہت سبق آموز ہے' مؤلف) (انوار خلافت ص ۹۲ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

(۵) چوہدری صاحب:

''چوہدری صاحب (یعنی سر ظفر اللہ خان صاحب قادیانی) کی بحث تو صرف یہ تھی کہ ہم احمدی مسلمان ہیں' ہم کو کافر قرار دینا غلطی ہے' باقی غیر احمدی (یعنی مسلمان) کافر ہیں یا نہیں؟ اس کے متعلق عدالت ماتحت میں بھی احمدیوں کا یہی جواب تھا کہ ہم ان کو (یعنی مسلمانوں کو) کافر کہتے ہیں اور ہائی کورٹ میں بھی چوہدری صاحب نے اس کی تائید کی۔''

(اخبار الفضل قادیان ج ۱۰ نمبر ۲۱ ص ۵ مورخہ ۱۳/ستمبر ۱۹۲۲ء)

(۶) مفتی کا فتویٰ:

اخبار ''بدر'' پرچہ ۹/مارچ ۱۹۰۶ء میں ملک مولا بخش صاحب آف گورالی کے اس سوال کا کہ: کیا مرزا (غلام احمد) صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہئے؟ حضرت مفتی (محمد صادق) صاحب (قادیانی) یہ جواب لکھتے ہیں:

''خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے' ایک شخص آدم سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے' درمیان میں سے ایک رسول کو (بالفرض مسیح ابن مریم ہی کو سہی) نہیں مانتا' کہتا ہے کہ وہ تو کافر ہے۔ بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائے گا یا مسلمان؟ حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں' جو خدا کے رسولوں میں سے ایک رسول کا انکار کرتا ہے' اس کا کیا حشر ہوگا؟...... مگر انصاف شرط ہے۔'' (''مولوی محمد علی صاحب کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر'' ص ۱۴۳)

(۷) مسلمانوں کو دھوکا:

قادیانی اپنی تحریر و تقریر میں بالعموم مسلمانوں کو مسلمان کہتے ہیں تو مسلمان اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ قادیانی درحقیقت ان کو مسلمان ہی مانتے ہیں۔ مسلمانوں کے وہم و گمان میں بھی کبھی یہ بات نہ آئی ہوگی قادیانیوں کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ' لفظ کچھ ہے اور معنی کچھ' چنانچہ ''مسلمان'' کی قادیانی تفسیر سنئے اور بیداد کی داد دیجئے۔

''چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلمان را مسلمان باز کردند

اس الہامی شعر میں (یہ مرزا صاحب کا شعر ہے' مؤلف) اللہ تعالیٰ نے مسئلہ کفر و اسلام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں خدا نے غیر احمدیوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے' مسلمان تو اس لئے کہا ہے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں' اور جب تک یہ لفظ استعمال نہ کیا جائے لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ کون مراد ہے؟ مگر ان کے اسلام کا اس لئے انکار کیا گیا ہے کہ وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں بلکہ ضرورت ہے کہ ان کو پھر نئے سرے سے مسلمان کیا جائے۔''

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۱۴ نمبر ۳ ص ۱۴۳)

''معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں سے غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکا نہ کھائیں' اس لئے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے کہ ''وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں'' جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان...... پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاں کہیں بھی غیر احمدیوں کو مسلمان کہہ کر پکارا ہے۔ وہاں صرف یہ مطلب ہے کہ وہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ورنہ آپ حسب حکم الٰہی اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھتے تھے۔''

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۱۴ نمبر ۳ ص ۱۲۷)

انسان کا کمال

مولانا مفتی محمد فاروق

انسان بے کمال پیدا ہوتا ہے' کوئی کامل اپنا کمال پیدائش کے وقت اپنے ساتھ لے کر نہیں آتا' ہر انسان اس دنیا میں آ کر یہ کمالات حاصل کرتا ہے' یہیں آ کر سب کچھ سیکھتا ہے' ترقی کے دروازے اس کے لئے کھلے ہوئے ہیں' وہ شاہراہ پر بہت آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ان ترقیات پر حق تعالیٰ شانہ نے بڑے وعدے فرمائے ہیں' ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونہ بنا کر دنیا میں بھیجا اور یوں فرمایا کہ ہمیں ایسی زندگی مطلوب ہے جیسی ہمارے نبی کی زندگی ہے' جیسی زندگی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ویسی زندگی حق تعالیٰ کو مطلوب اور پسند ہے۔ حق تعالیٰ شانہ کی مرضی یہ ہے کہ سب لوگ اسی طریقہ پر چلیں' تو جتنے لوگ اور جس قدر لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلیں گے' اسی قدر وہ حق تعالیٰ کے محبوب بنتے چلے جائیں گے' یہ اصل معیار ہے' اس معیار پر جو چلے گا وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا چلا جائے گا' اور یہ قرب ایسا نہیں جو آنکھوں سے نظر آتا ہو' کانوں سے سنائی دیتا ہو' زبان سے چکھنے کے قابل ہو بلکہ اس قرب کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ: "نحن اقرب الیہ من حبل الورید" (حق تعالیٰ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں)۔ اس کی ایسی ذات عالی ہے کہ اس کے قرب کو اس دنیا میں کسی چیز کے ساتھ تشبیہ نہیں دی جا سکتی' جس طرح اس کی ذات وراء الوراء ہے' اس کا بھی کوئی ادراک نہیں کر سکتا' اور کسی چیز کے ساتھ تشبیہ نہیں دے سکتا' اس کی قربت کا جو راستہ ہے' وہ یہی ہے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل و مکمل اتباع) چاہے آنکھوں سے کچھ نظر آئے یا نہ آئے۔

بعض اولیاء اللہ کی بڑی کرامتیں ہوتی ہیں۔ ان کو ظاہری آنکھوں سے بھی بہت کچھ نظر آتا ہے' جیتے جاگتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے ہیں' بیداری کی حالت میں زیارت کرتے ہیں۔ فیض الباری میں لکھا ہے کہ: جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ مرتبہ بیداری کی حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی' لیکن یہ زیارت ایسی ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی صحابی نہیں بنتا' ایسی زیارت کرنے والا اصحابہ رضی اللہ عنہم کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت مولانا حسین احمد مدنی" مسجد نبوی میں درس دے رہے تھے' اس میں حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ آ گیا۔ حضرت مولانا نے اس کو ثابت فرمایا۔ طلبہ نے اشکال کیا' آپ نے اس کا جواب مرحمت فرمایا۔ طلبہ نے پھر اشکال کیا' آپ نے پھر جواب دیا' طلبہ نے پھر اشکال کیا' آپ نے پھر جواب دیا' پھر یکدم اس طرف دیکھا' یعنی روضۂ اقدس کی طرف' طلبہ نے بھی دیکھا' دیکھا تو وہاں روضۂ اقدس نہیں ہے' عمارت نہیں ہے' جگہ صاف ستھری ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس تشریف فرما ہیں۔ سب نے دیکھا' اچھا بھئی! اشکال کرتے ہو' اس پر کیا اشکال کرو گے؟ اس کے بعد اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہوئے' طلبہ بھی متوجہ ہوئے' پھر طالب علم نے دیکھا تو روضۂ اقدس علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی عمارت موجود ہے۔

تو اس قسم کی چیزیں حق تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھلاتے ہیں' سنا دیتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ نے بہت جگہ خطوط لکھے' اور ان خطوط کے ذریعہ بہت سے علماء سے دریافت کیا کہ ایک بات بتائیے: ایک شخص وہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کرتا ہے' ایک وہ شخص ہے جو بیداری میں زیارت کرتا ہے' ان دونوں میں سے کون سی زیارت اقویٰ ہے؟ اپنے ذوق کے مطابق سب نے جوابات دیئے' میں (حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی") حاضر ہوا تو مجھ سے بھی فرمایا: میں نے عرض کیا' حضرت! خواب کی زیارت قوی ہے بہ نسبت بیداری کے' فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: اس کی ذمہ داری لی گئی ہے: "ان الشیطان لا یتمثل بی من رأنی فقد رأنی" یہ ذمہ داری لی گئی ہے' ضمانت ہے کہ جس نے خواب میں دیکھا اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' اس پر فرمایا: کیا بیداری کی حالت میں شیطان کو قدرت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت بنا لینے کی؟ میں نے کہا کہ شیطان کو تو اس پر

قدرت نہیں' البتہ قوت متخیلہ ایک صورت گھڑ سکتی ہے' یہ احتمال باقی رہ جاتا ہے' اور خواب میں اس احتمال کو قطع کر دیا گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ خواب میں جس نے دیکھا وہ تو خواب کی رو سے صحیح ہے اور یہاں قوت متخیلہ ایک صورت بنا سکتی ہے' ایسی ہی قوت واہمہ صورت گھڑ سکتی ہے اور گھڑ لیتی ہے' جنگل میں جاتے ہوئے کتنی صورتیں نظر آجاتی ہیں اور دور سے جانے کیا کیا نظر آجاتا ہے؟ اس لئے یہاں اتباع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ نظر آئے یا نہ آئے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کا خاص قرب حاصل ہو رہا ہے' اور ہمارا ایمان تو قرآن پاک پر ہے' اپنی آنکھوں پر تھوڑا ہی ہے' اپنی آنکھوں کے حوالہ کر دیا جائے تو کچھ بھی حاصل نہ ہو اور ہم نے دیکھا ہی کیا ہے؟ جنت دیکھی؟' دوزخ دیکھی؟ عرش دیکھا؟ کرسی دیکھی؟ لوح دیکھی؟ حوض کوثر دیکھی؟ کچھ بھی تو نہیں دیکھا۔ قبر میں جو روشنی کر دی جاتی ہے' جنت کا راستہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے یہ دیکھا ہے؟ نہیں دیکھا۔ ہم ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمادیا اس پر ایمان لے آئے' آنکھوں سے دیکھ کر ایمان لانے کا تو ہم سے مطالبہ نہیں' جو چیزیں غیب ہیں ان پر ایمان لانے کا مطالبہ ہے' اسی وجہ سے جب انسان کے انتقال کا وقت آجاتا ہے تو عالم آخرت کی چیزیں اس پر منکشف ہو جاتی ہیں' ملک الموت سامنے آجاتا ہے' اس وقت جو ایمان لاتے ہیں تو اس کا ایمان بھی مقبول نہیں ہوتا۔ غرغرہ کی حالت کا ایمان مقبول نہیں ہے اس واسطے کہ ایمان بالغیب نہیں رہا' ایمان بالمشاہدہ ہو گیا' تو مرنے کے بعد جب وہاں وہ سب چیزیں سامنے آئیں گی' جن کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے تو ان کو دیکھ کر کہیں گے: "ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحاً انا موقنون" (ہم نے دیکھ لیا' سن لیا' اب ہمیں لوٹا دیجئے' دنیا میں جا کر پھر سے عمل کریں گے) ان کی یہ بات منظور نہیں ہوگی' کیونکہ یہاں تو ایمان بالغیب معتبر ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کا انتقال شیر خوارگی کے زمانہ میں سولہ' سترہ مہینہ کی عمر میں ہوا' ایک روز بچہ کی والدہ نے عرض کیا کہ دودھ جوش مار رہا ہے' دودھ پینے کی مدت پوری نہیں ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو تمہارے دودھ کی ضرورت نہیں رہی' جنت میں اس کے لئے دودھ کا انتظام ہو گیا' تم چاہو تو تم کو اس کی صورت دکھلا دوں؟ چاہو تو اس کی آواز سنوا دوں؟ بچہ کی ماں نے جواب دیا کہ نہیں' مجھے صورت دیکھنے کی ضرورت نہیں' نہ آواز سننے کی ضرورت' آپ نے فرمادیا' بس وہی کافی ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے باوجود پھر بھی یقین کرنا دیکھنے پر موقوف رہا تو یہ ایمان بالغیب نہ رہنا۔ یہ روایت ابن ماجہ میں موجود ہے۔ اس واسطے یہاں ایمان بالغیب معتبر ہے۔ تو مؤمن کے ایمان کی اعلیٰ درجہ کی ترقی اور اس کی سعادت یہی ہے کہ اس کا ایمان مغیبات پر سب سے زیادہ ہو۔

اپنی آنکھوں کو جھٹلایا جاسکتا ہے اور جتنے تجربہ کار دانشمند' ڈاکٹر ہوں ان سب کی بات غلط ہو سکتی ہے' لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ سچ ہے' اس کے اندر کذب کا کوئی احتمال نہیں' اس چیز میں انسان جتنا پختہ ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا اس کو قرب نصیب ہوگا' اور اسی قدر وہ حق تعالیٰ کا محبوب ہوگا۔ (ماخوذ از مواعظ فقیہ الامت)

حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی کا تبلیغی دورہ

میاں چنوں (رپورٹ: حافظ محمد نفیس ناظر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے میاں چنوں' تلمبہ اور کچا کھوہ کا تبلیغی دورہ کیا جامع مسجد عثمانیہ' جامع مسجد مکی' مدرسہ سراجیہ' جامع مسجد قوت الاسلام' مدرسہ محمودیہ' جامع مسجد تلمبہ' مدنی مسجد' جامع مسجد بلال' جامع مسجد رحمانیہ بازار کچا کھوہ' جامع مسجد چک نمبر ۲۲ سمیت مختلف مساجد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برطانوی سامراج قادیانیوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ ختم نبوت کے مبلغین بڑھتی ہوئی قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا پُرامن طریقہ سے تعاقب کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ این جی اوز کی شکل میں حکومت میں چھپے ہوئے قادیانی متفقہ پارلیمنٹ کے فیصلے کو مذہبی رواداری کے نام پر ختم کرانے کی کوششوں میں مصروف عمل ہیں۔ اگر قادیانیوں کے متعلق آئینی ترامیم کا سوچا بھی گیا تو پورا ملک ایک بہت بڑی تحریک کی لپیٹ میں آجائے گا۔ دریں اثناء انہوں نے جماعتی رفقاء' مولانا عبدالخالق عابد' مولانا اللہ بخش فانی' مولانا یوسف رحمانی' قاری نذیر احمد' مولانا شوکت علی ناصر' حافظ عبدالرشید اور مولانا بشیر احمد سے خصوصی ملاقاتیں بھی کیں۔ تبلیغی' جماعتی اور تنظیمی امور کے علاوہ قادیانیت کے حوالے سے ملک کی موجودہ صورت حال پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔

سخاوت...... مؤمن کا وصف

پروفیسر عفت گل اعزاز

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے اور ضرورت مندوں کی بے لوث مدد کرنے کو سخاوت کہتے ہیں' لیکن اس کا مقصد دکھاوا یا نمائش نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ہو' سخاوت مومن کا قابل تحسین وصف ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں اس وصف کے نہایت روشن اور قابل تقلید نمونے موجود ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابوذرؓ! مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے ایک اشرفی بھی میرے پاس رہ جائے۔''

جب کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹاتے بلکہ ضرور کچھ نہ کچھ دے کر اسے رخصت فرماتے' ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کثیر رقم آئی آپؐ نے وہ تمام رقم لوگوں میں بانٹ دی' اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ضرورت مند آتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ نہ ہوتا تو قرض لے کر اس کی ضرورت پوری فرماتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام کی تبلیغ شروع کی تو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے اپنی تمام دولت اس کار خیر کے لئے وقف کر دی۔

غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے گھر کا تمام اثاثہ لا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا کہ گھر والوں کے لئے خدا اور اس کا رسول کافی ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ نے گھر کا نصف مال و اسباب آپ کی خدمت میں پیش کیا حضرت عثمان غنیؓ نے نو سو اونٹ' سو گھوڑے ایک ہزار درہم دیئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی کمائی میں سے ایک بڑا حصہ غریبوں' محتاجوں' بیواؤں اور یتیموں کی امداد کے لئے خرچ فرماتے تھے۔

جب مدینہ منورہ میں اسلامی مملکت کی تشکیل کی جا رہی تھی' اس وقت مدینے میں میٹھے پانی کا ایک ہی کنواں تھا' جو ایک یہودی کی ملکیت میں تھا' مسلمانوں کو پانی حاصل کرنے میں بڑی دشواری پیش آتی حضرت عثمان غنیؓ نے بھاری رقم ادا کر کے وہ کنواں خرید لیا اور مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا ان کی اس فراخ دلی اور سخاوت کے باعث تمام لوگوں کو میٹھا پانی میسر آنے لگا۔

سخاوت ایک اعلیٰ وصف ہے' اپنے اردگرد کے لوگوں میں جو بھی ضرورت مند ہوں ان کی فراخدلانہ مدد کرنی چاہئے' جب آپ کی تھوڑی سی مہربانی اور آپ کے حسن سلوک سے کسی انسان کی مشکل آسان ہو جائے تو یہ حسن سلوک اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا سبب بنتا ہے اور اس سخاوت کرنے کے سبب انسان کا اپنا دل بھی مسرور اور مطمئن ہوتا ہے' یہ نیکی انسان کے دل میں خوشی کے پھول کھلا دیتی ہے اور جس شخص کی مدد کی جاتی ہے وہ بھی دل کی گہرائیوں سے آپ کو دعا دیتا ہے' نیک دعائیں تو زندگی کے سفر میں نہایت عمدہ زاد راہ ہیں' جو زندگی کی کٹھن گھڑیوں میں بڑی کام آتی ہیں اور زیست کے سفر کو آسان کر دیتی ہیں' یہ دعائیں آخرت کی زندگی کو سنوارنے کا سبب بھی بنتی ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب ہم کسی انسان کی مدد کرتے ہیں کوئی روپیہ' پیسہ' خرچ کرتے ہیں تو اس سے اپنے مال و دولت میں کوئی کمی نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ دینے والے شخص کو اس مال سے کہیں زیادہ دیتا ہے' اس کے مال میں اضافہ اور برکت ہوتی ہے اور وہ مزید خوشحال ہوتا چلا جاتا ہے' سخاوت خود غرضی لالچ' نفس پرستی اور بخل کا بہترین توڑ ہے۔

تمام صاحب نصاب لوگوں پر ڈھائی فیصد کے حساب سے سالانہ زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے' اس زکوٰۃ کو بروقت ادا کرنا چاہئے' اس کے علاوہ بھی حتی المقدور ضرورت مندوں کی امداد کرنی چاہئے' صدقہ و خیرات کا اجر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' وہ اپنے نیک بندوں کو اس کا اجر عظیم دے گا۔

ایک حدیث مبارکہ میں ہے: تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا کنبہ کہا گیا ہے' ہمارا اللہ تعالیٰ کے ہر بندے سے تعلق ہے اور ہمیں ایک دوسرے کے کام آنا چاہئے' عصر حاضر میں بہت سے کثیر العیال خاندان ہیں جو عسرت اور مفلسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں' صاحب حیثیت افراد کی فراخدلانہ مدد ان کی بہت سی مشکلوں کو آسان کر سکتی ہے' کسی غریب والدین کی لڑکیوں کی جہیز کی وجہ سے شادی میں رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے صاحب حیثیت کا ان کی مدد کرنا یا کسی غریب و نادار بیمار کے علاج معالجہ میں روپے پیسے سے فراخدلی سے مدد کرنا بھی سخاوت کے زمرے میں آتا ہے۔ حضرت علی کرم وجہہ کی روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ صدقہ دینے سے بلا دور ہوتی ہے۔'' (چہل حدیث مرتبہ مولانا قطب الدین خان صاحب مہاجر مکی)

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

سخاوت اپنی گنجائش کے مطابق کی جائے اور معاشرے کی فلاح و بہبود اور انسانوں کی بہتری کے لئے جس حد تک ممکن ہو مدد کرنی چاہئے۔

روزمرہ زندگی میں سخاوت کے رویہ کو فروغ دینے سے نہ صرف یہ کہ آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے' بلکہ معاشرے میں دیگر افراد سے آپ کے تعلقات خوشگوار ہوتے چلے جائیں گے اور معاشرہ میں سکون اور محبت کا دور دورہ ہوگا۔

☆☆............☆☆

ووٹر فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ بحال کر دیا گیا ایسا غلط فہمیوں سے بچنے کے لئے کیا گیا‘ سرکاری بیان

فیصلے سے الیکشن کمیشن کو آگاہ کر دیا گیا

ووٹر فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ مخلوط طرز انتخاب رائج کرنے کے فیصلے کے بعد حذف کر دیا گیا تھا

حکومت اور متحدہ مجلس عمل میں شامل بعض جماعتوں کے درمیان حالیہ رابطوں میں یہ معاملہ تفصیل سے زیر بحث آیا‘ سرکاری ذرائع

نثار میمن نے حلف نامہ کی بحالی میں اہم کردار ادا کیا

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) حکومت نے ووٹر فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلاف نامہ بحال کر دیا ہے۔ مخلوط طرز انتخاب رائج رکھنے کے فیصلے کے بعد ووٹر فارم سے عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ حذف کر دیا گیا تھا۔

بدھ کو جاری ہونے والے سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ غلط فہمیوں سے بچنے کے لئے کیا گیا ہے‘ حکومت نے ووٹر فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ بحال کرنے کے فیصلے سے الیکشن کمیشن کو مطلع کر دیا ہے اور الیکشن کمیشن سے کہا گیا ہے کہ وہ ووٹر فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ دوبارہ شامل کرے۔

سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ حکومت اور متحدہ مجلس عمل میں شامل بعض جماعتوں کے درمیان حالیہ رابطوں میں یہ معاملہ تفصیل سے زیر بحث آیا اور حکومت نے متحدہ مجلس عمل کے لیڈروں کو بتایا تھا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ مخلوط طرز انتخاب کے فیصلے کی وجہ سے ووٹر فارم سے حذف کرنا پڑا۔ جداگانہ طرز انتخاب میں جو جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں ۱۹۸۵ء سے رائج ہوا تھا مسلم اور غیر مسلم ووٹروں کے لئے الگ الگ فارم جاری ہوتے تھے۔ اسلام آباد سے این این آئی کے مطابق ووٹر فہرستوں میں قادیانیوں اور مرزائیت سے برأت کے حلف نامے کی بحالی میں وزیر اطلاعات نثار میمن نے اہم کردار ادا کیا۔

ختم نبوت کا مسئلہ مسلمانوں کے ایمان کی روح ہے

کراچی (پ ر) ختم نبوت کا مسئلہ مسلمانوں کے ایمان کی روح ہے۔ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں انتہائی تشویشناک ہیں۔ ووٹر لسٹ فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ بحال کرائے بغیر مسلمان چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ قادیانیوں سے متعلق فیصلے کو کسی صورت حکومت پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ حکومت کو دوٹوک انداز میں ووٹر لسٹ فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کی بحالی کا اعلان کرنا چاہئے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی اسلامی دفعات کی عبوری آئین میں شمولیت علماً کرام اور پاکستان کے عوام کے پرزور اصرار پر دو سال قبل عمل میں آئی ورنہ اسے از خود عبوری آئین میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز مقررین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا نذیر احمد تونسوی‘ مولانا سعید احمد‘ حافظ محمد سعید لدھیانوی اور دیگر نے ”سیرت خاتم الانبیاً کانفرنس“ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر علماً نے ووٹر لسٹ فارم کے حوالے سے کہا کہ حکومت کو دوٹوک انداز میں ووٹر لسٹ فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کی بحالی کا اعلان کرنا چاہئے اور اس بارے میں مبہم گفتگو سے یکسر گریز کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں سے متعلق فیصلے کو کسی صورت حکومت پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ پاکستان کے روادار ملک ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے بغاوت کا ارتکاب کرنے والے قادیانیوں کو غیر آئینی مراعات فراہم کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسی سوچ رکھنا سراسر غلط اور نظریہ پاکستان سے روگردانی کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کے بارے میں قومی سیرت کانفرنس میں کی گئی وضاحت کا ووٹر لسٹ فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کی اسلامی دفعات کی عبوری آئین میں شمولیت علماً کرام اور پاکستان کی مسلم عوام کے پرزور اصرار پر دو سال قبل عمل میں آئی تھی ورنہ حکومت نے اسے از خود عبوری آئین میں شامل نہیں کیا تھا۔ اس موقع پر مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کا سد باب کر کے انہیں آئین و قانون کا پابند بنائے۔

ووٹر فارم کا حلف نامہ بحال نہ ہوا تو ۶ جون سے تحریک چلائیں گے‘ ختم نبوت کانفرنس

عالمی دباؤ کے تحت حکومت قادیانیوں کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہے تو اسے ملک بھر میں احتجاج کا سامنا کرنا پڑے گا‘ فضل الرحمن

مسئلہ ختم نبوت پر سودے بازی ممکن نہیں‘ نصر اللہ‘ حافظ حسین‘ منور حسن اور دیگر رہنماؤں کا خطاب اور پریس کانفرنس

لاہور (نمائندہ جنگ) جمعیت علمائے اسلام کے زیر اہتمام آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ ووٹر فارم میں بحال نہ ہوا تو اس کے خلاف ۶ جون سے احتجاج اور تحریک شروع کر دی جائے گی۔ عالمی دباؤ پر حکومت قادیانیوں کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہے تو اسے ملک بھر میں احتجاج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ان خیالات کا اظہار جے یو آئی کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے کانفرنس کے شرکاء کے ہمراہ پریس کانفرنس میں کیا۔ قبل ازیں کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت پر سودے بازی ممکن نہیں آئین کے تحفظ کے لئے متحد ہو کر کام کرنا ہوگا عقائد سے کھیلنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ حلف نامہ اور مذہبی کالم حذف کرنا آئین ہی نہیں پی سی او کی بھی خلاف ورزی ہے۔ کانفرنس سے خطاب کرنے والوں میں نوابزادہ نصر اللہ‘ حافظ حسین‘ مولانا سمیع الحق‘ منور حسن‘ ملک عبدالقیوم‘ مولانا امیر حسین گیلانی‘ صاحبزادہ فضل کریم‘ مولانا منظور چنیوٹی‘ قاضی عبدالقدیر خاموش‘ ڈاکٹر اسرار احمد‘ پروفیسر ساجد میر‘ علامہ ساجد نقوی‘ لیاقت بلوچ‘ مفتی نظام الدین شامزئی‘ پیر اعجاز ہاشمی‘ علامہ ریاض الرحمن یزدانی‘ جنرل کے ایم خان اور دیگر رہنما شامل تھے۔ مولانا فضل الرحمن نے مزید کہا کہ اگر قادیانیوں کو اہم سرکاری مناصب پر بٹھایا گیا تو ہم اس پر شدید ردعمل ظاہر کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس ضمن میں مولانا خان محمد کی سربراہی میں سابقہ مجلس عمل کو پھر سے فعال اور متحرک بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مخلوط انتخابات کے بھی خلاف ہیں لیکن فوری طور پر قادیانیوں کو مسلمانوں کے بھیس میں مسلم سوسائٹی کا حصہ بننے سے روکنے کے لئے میدان میں آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے پی سی میں شامل تمام جماعتوں کے سربراہوں پر مشتمل ایک اسٹیئرنگ کمیٹی بنا دی گئی ہے جس کے ۶ جون کو ہونے والے اجلاس میں حکومتی طرز عمل پر مشترکہ لائحہ عمل کا فیصلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اے پی سی میں ۴۰ کے قریب مذہبی اور سیاسی جماعتیں شریک ہوتی ہیں اور اتنی ہی تعداد میں مختلف جامعات کے شیوخ اور مہتمم حضرات اور تنظیموں نے شرکت کی ہے۔ قبل ازیں کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ ختم نبوت کے حلف کو حذف کرنے کا فیصلہ کسی طرح بھی قوم قبول نہیں کرے گی۔ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا کہ پاکستان کے آئین کو ختم کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ خدانخواستہ اگر یہ سازش کامیاب ہوگئی تو پھر کبھی آئین نہیں بن سکے گا۔ حافظ حسین احمد نے کہا کہ حکمرانوں کو ووٹر فارم میں حلف نامہ اور مذہب کا خانہ بحال کرنا پڑے گا۔ منور حسن نے کہا کہ حلف نامہ اور ووٹر فارم ایسے ایشو ہیں جو پاکستان کی نظریاتی بنیاد پر ہیں۔ مسلمان کبھی بھی اس کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

ختم نبوت پر یقین نہ رکھنے والا مسلمان نہیں‘ صدر پرویز

قادیانیوں سے متعلق فیصلے کو حکومت پر چھوڑیں ہم انشاء اللہ اسلام کو ٹھیس نہیں پہنچنے دیں گے

اسلام آباد (ٹی وی رپورٹ) صدر جنرل پرویز نے کہا ہے کہ جو ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے‘ قادیانیوں سے متعلق فیصلے کو حکومت پر چھوڑیں ہم انشاء اللہ اسلام کو ٹھیس نہیں پہنچنے دیں گے۔ وہ ہفتے کو قومی سیرت کانفرنس میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ صدر نے کہا کہ پاکستان ایک روادار ملک ہے یہاں مسیحی برادری ہندو اور سکھ رہتے ہیں لہٰذا اپنا دل بڑا رکھیں اور دوسروں کے خیالات کو بھی قبول کریں تاہم میں پھر بھی آپ کے خیالات پر غور کروں گا۔ اس دوران وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر محمود غازی نے مائیک پر آ کر وضاحت کی کہ ۱۹۷۳ء کے آئین پاکستان کی رو سے وہ شخص غیر مسلم ہے جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا ایسا فرد دائرہ اسلام سے خارج ہے خارج رہے گا وہ مسلمان نہیں ہے اور آئندہ بھی نہیں مانا جائے گا۔

اخبار ختم نبوت

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی بقا' ایمان کی علامت' اورامت کے لئے قدر مشترک ہے (مولانا محمد مراد ہالیجوی)

ملکی سلامتی عقیدۂ ختم نبوت سے وابستہ ہے (مفتی محمد جمیل خان)

شیطانی قوتوں کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود' ملک بھر کے دینی مدارس بدستور دین کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں (صاحبزادہ طارق محمود)

عقیدۂ توحید اور عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی روح ہیں ان کو بگاڑنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی (مولانا شفیق الرحمن درخواستی)

ملک کو سیاسی لحاظ سے عدم استحکام سے دوچار کرنے میں قادیانی لابی کا ہاتھ ہے (مولانا احمد میاں حمادی)

اسلامی دفعات اور قانون توہین رسالت' میں طے شدہ آئینی دفعات میں ترمیم کی باتیں اسلام دشمنی کے مترادف ہیں (مولانا بشیر احمد)

سکھر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا عبدالصمد صاحب ہالیجوی نے کی' کانفرنس کا آغاز بعد نماز عشاء تلاوت قرآن پاک سے ہوا' مقررین میں سے مولانا محمد مراد صاحب ہالیجوی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی بقا اور ایمان کی علامت اور تمام مسلمانوں کے لئے ایک قدر مشترک ہے۔ مفتی محمد جمیل خان نے کہا کہ ملکی سلامتی عقیدۂ ختم نبوت سے وابستہ ہے' اگر حکومت نے اس میں ترمیم کی کوشش کی تو مزاحمت ہوگی اور مسلمان کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ شیطانی قوتوں کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود الحمدللہ ملک بھر کے دینی مدارس بدستور دین متین کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور دینی اجتماعات کی رونقیں دوچند ہیں' یہ بات درحقیقت ان اسلام دشمن قوتوں کی شکست ہے انہوں نے کہا کہ انشاءاللہ دین اسلام کے دشمنوں کو منہ کی کھانی پڑے گی اور اسلام غالب ہوکر رہے گا۔ مولانا شفیق الرحمن درخواستی نے کہا کہ عقیدۂ توحید اور عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی روح ہیں' اس کو بگاڑنے کی اجازت نہیں دی جائے گی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی رہنما مولانا احمد میاں حمادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی انگریزوں کی پیداوار ہیں' اس لئے یہ کبھی ملک پاکستان کے خیرخواہ نہیں ہوسکتے انہوں نے کہا کہ ملک کو سیاسی طور پر عدم استحکام سے دوچار کرنے اور ملک میں فرقہ واریت پھیلانے میں قادیانی لابی اور قادیانی بیوروکریٹ ملوث ہیں۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ آئین کی اسلامی دفعات توہین رسالت کے قانون اور قادیانیوں سے متعلق آئینی ترامیم میں کسی قسم کی سودے بازی یا تبدیلی قطعاً برداشت نہیں کی جائے گی' انہوں نے کہا کہ کسی بیرونی ملک کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے ذریعہ ملک کی اسلامی دوآئینی حیثیت کو ختم کرے۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ۱۹۴۷ء میں لاکھوں مسلمانوں نے جانوں کی قربانی صرف اور صرف اس لئے دی تھی کہ اس ملک میں اسلام کی بالادستی اور اسلام کو دستور کے تحت معاشرہ میں نافذ کیا جائے گا' انہوں نے کہا کہ ملک میں آئین سے اسلامی دفعات کا خاتمہ کرنا توہین رسالت کے قانون یا قادیانیوں سے متعلق ترامیم کو ختم کرنے کا فیصلہ ملک کے قیام کے بنیادی اغراض سے غداری اور دوقومی نظریہ کی مخالفت کے مترادف ہے' جس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جائے گی۔ مولانا نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف کی غیرت کا تقاضا تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ جب امریکہ میں اس سے توہین رسالت کے قانون اور قادیانیوں سے متعلق آئینی ترامیم ختم کرنے کا سوال کیا گیا تو انہوں نے یہ جواب دے کر کہ میں نے پہلے ہی بہت محاذ کھولے ہوئے ہیں' اس بارے میں ابھی سوچنا ہے تو اس سے شکوک وشبہات پیدا ہوئے ہیں۔ جنرل پرویز ایمانی غیرت کا تقاضا تو یہ تھا کہ دوٹوک کہہ دیتے کہ یہ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے۔ اس میں کسی بھی قسم کی ترمیم نہیں ہوسکتی۔ کانفرنس رات کے دو بجے مولانا عبدالصمد ہالیجوی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی' اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری خلیل احمد خطیب جامع مسجد' مولانا عبدالرحمن مجاہد' مولانا عطاء اللہ نے سرانجام دیئے۔ انتظامات میں مولانا بشیر احمد مرکزی ناظم تبلیغ' مولانا عبدالحمید فاضل دیوبند' آغا سید محمد شاہ امیر ختم نبوت سکھر' حاجی رشید احمد حاجی احمد حسین دارالشفاء والے' مولانا حق نواز جامعہ اشرفیہ مولانا عبدالمالک' جامعہ اشرفیہ کے طلباء کرام عقیل احمد بندھانی' سکندر ذوالقرنین لغاری ڈپٹی زوار محمد رمضان' محمد علی اور دوسرے رفقاء کرام نے کانفرنس کی کامیابی میں بھرپور کردار ادا کیا۔

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کے تبلیغی دورے

دورۂ بھکر و میانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ضلع میانوالی، بھکر کے چار روزہ تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے جہاں انہوں نے مدرسہ اشرف العلوم ہرنولی کے سالانہ جلسہ کی آخری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر گستاخ رسول کی سزا کے قانون یا اس کے طریقہ کار کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو گستاخان رسولؐ کے ساتھ غازی علم الدین شہید کا کردار دھرایا جائے گا۔ انہوں نے مولانا عبدالستار حیدری کی معیت میں ڈاکٹر دین محمد فریدی کی اہلیہ اور گولارچی سندھ کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی ہفت روزہ ختم نبوت کے اکاؤنٹنٹ جمال عبدالناصر شاہد کی والدۂ محترمہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔

پنجگرائیں میں جلسہ ختم نبوت

جامع مسجد صدیقہ مدرسہ مفتاح العلوم پنجگرائیں میں جلسہ ختم نبوت سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ملک میں فرقہ وارانہ طبقاتی اور لسانی فسادات کی پشت پر قادیانی سازش کارفرما ہے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں لاہور میں گرفتار ہونے والے ناصر عبدالحکیم قادیانی کی جیب سے ہزاروں ڈالر اور لاکھوں روپے کے ٹریولر چیک برآمد ہوئے جو در حقیقت پاکستان میں افراتفری پیدا کرنے اور تخریب کاری کے لئے استعمال ہونے تھے۔ انہوں نے تفتیشی ٹیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی تفتیش سے فوری طور پر قوم کو آگاہ کریں تاکہ ملک میں پائی جانے والی تشویش کا ازالہ ہوسکے۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد فاروقیہ میں درس قرآن مجید کی نشست سے بھی خطاب کیا۔ بعدازاں مولانا نے جامعہ صدیقیہ کے مہتمم مولانا عبدالحمید، قاری نذیر احمد، قاری محمد اشرف سمیت متعدد علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں اور علاقہ میں جماعتی کام کو مؤثر طور پر سرانجام دینے کے سلسلے میں علمائے کرام اور جماعتی رفقاء سے مشاورت کی۔

پپلاں میں جلسہ سے خطاب

جامع مسجد رحمانیہ (مائی والی مسجد) پپلاں میں بعد نماز عشاء ایک جلسہ منعقد ہوا جس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالستار حیدری نے خطاب کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور تقاضے اور قادیانیوں کی ملک و ملت کے خلاف سرگرمیوں سے سامعین کو آگاہ کیا۔ اس سے اگلے روز اسی مسجد میں بعد نماز فجر درس قرآن پاک کے دوران مولانا شجاع آبادی نے بتلایا کہ امت مسلمہ کو قرآن پاک کے ساتھ ساتھ حدیث رسول بھی ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حدیث، قرآن پاک کی تفسیر ہے اور حدیث کا انکار قرآن کا انکار ہے، جب قرآن پاک کا انکار کفر ہے تو حدیث پاک کا انکار بھی کفر ہوگا۔

کلورکوٹ میں مختلف اجتماعات سے خطاب

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے ۲۷/ ذوالحجہ کو جامعہ حنفیہ رحیمیہ کلورکوٹ میں اساتذہ کرام اور طلبہ سے خطاب کیا۔ مولانا نے ”قادیانیت کے متنازع مسائل اور قادیانیوں سے گفتگو کا طرز“ کے عنوان پر لیکچر دیا۔ بعدازاں سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی۔ جامعہ رحیمیہ کے اساتذہ کرام مفتی عمران احمد، مولانا مظہر حسین، مولانا محمود الحسن نے اس نشست کی افادیت کو سراہا۔ اسی روز بعد نماز عشاء فیصل مسجد میں اور اگلے روز صبح بس اسٹینڈ کی مسجد میں مولانا کا خطاب ہوا۔ بعدازاں مولانا نے جامعہ رحیمیہ کے شعبہ بنات کی طالبات سے خطاب کیا اور انہیں یکسوئی اور محنت کے ساتھ مصروف تعلیم رہنے کی تلقین کی۔ دریں اثناء مولانا نے کلورکوٹ کے علمائے کرام اور قراء سے بھی ملاقاتیں کیں۔ مولانا محمد یحییٰ خان عاصم، ماسٹر عزیز الرحمٰن، راؤ حفیظ الرحمٰن سمیت متعدد جماعتی رفقاء نے مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی دورہ کا خیر مقدم کیا۔ اگلے روز صبح مولانا شجاع آبادی مظفر گڑھ تشریف لے گئے۔

دورۂ بہاولنگر

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے بہاولنگر کے تین روزہ تبلیغی دورہ کے دوران مرکزی جامع مسجد نادر شاہ بازار، جامع مسجد مہاجر کالونی اور مدینہ مسجد خان بابا روڈ میں خطاب کیا۔ دریں اثناء دفتر ختم نبوت بہاولنگر میں مولانا کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت سید تحسین احمد نے کی جبکہ قاری عبدالغفور اور مولانا فیض احمد اس تقریب کے مہمانان خصوصی تھے۔ مولانا سعید احمد نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر مجلس کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کو خطاب کی دعوت دی۔ مولانا شجاع آبادی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی تشریف آوری اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ سے والہانہ وابستگی کو ان کے لئے باعث اعزاز قرار دیا اور کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ سب کے لئے باعث نجات ہے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک ہمیں اس عقیدہ کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔ مولانا شجاع آبادی نے مدرسہ جامع العلوم بہاولنگر میں حاضری دی اور مفتی خلیق احمد، قاری عبدالغفور اور ناظم جامعہ سے ملاقات کی۔ اگلے روز مولانا نے جامعہ قاسم العلوم فقیر والی اور جامعہ رشیدیہ ہارون آباد کے اساتذہ کرام اور طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ان کی ذمہ داریوں سے انہیں آگاہ کیا۔ انہوں نے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے اوقات کو قیمتی بناتے ہوئے تکرار و مطالعہ میں صرف کریں اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کمربستہ ہوجائیں۔

بحضور ساقئ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

اللہ اللہ! محمد ترا نام اے ساقی
ان گنت تجھ پہ درود و سلام اے ساقی

بعد اللہ کے ہے تیرا مقام اے ساقی
کس کی جرأت ہے کرے اس میں کلام اے ساقی

از ازل تا بہ ابد تیری ہی سرداری ہے
سید الکل ہے تو ہے سب کا امام اے ساقی

تجھ پہ اللہ کی رحمت کا ہے سایہ ہر دم
کل جہاں پر تری رحمت ہے مدام اے ساقی

فرشیوں پر تو عنایات کی کچھ حد ہی نہیں
عرشیوں پر بھی ترا فیض ہے عام اے ساقی

واسطہ تجھ کو براہیم کی فرزندی کا
ایک کوثر کا چھلکتا ہوا جام اے ساقی

آلؑ اطہار کے صدقے ہو عطا اک ساغر
اک پیالہ پئے اصحابؓ کرام اے ساقی

خستہ جانوں سے کوئی پوچھے حلاوت اس کی
راحت جان و جگر ہے ترا نام اے ساقی

کبھی تنہائی میں محسوس کیا کرتا ہوں
صحن دل میں ترا آہستہ خرام اے ساقی

مہ جبیں لاکھ سہی شہرۂ آفاق مگر
ان کے حلقے میں ہے تو ماہ تمام اے ساقی

نازنیں ایک سے ایک بڑھ کے جہاں میں آئے
ہے تری ذات مگر مسک ختام اے ساقی

ورفعنا لک ذکرک ہے خدا کا ارشاد
ہے افق تا بہ افق تیرا پیام اے ساقی

مٹنے والے ہیں سبھی نقش جہانداروں کے
نقش ہے تیرا فقط نقش دوام اے ساقی

تجھ پہ اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا سلام
ہم غلاموں کی بھی جانب سے سلام اے ساقی

سوچتا ہوں غم دل عرض کروں یا نہ کروں
ان دنوں فکر سے ہے جینا حرام اے ساقی

خوار ہے عالم اسلام نصاریٰ کے تلے
آج امت کا دگرگوں ہے نظام اے ساقی

نگہ لطف غریبوں پہ خدارا ہوجائے
پھر سنور جائے یہ بگڑا ہوا کام اے ساقی

دل مرا ڈوب رہا ہے کہ تہی دامن ہوں
ہونے والی ہے ادھر زیست کی شام اے ساقی

ایک امید شفاعت ہے فقط زاد سفر
جس سے ہمت سی ہے کچھ گام بہ گام اے ساقی

لاج رکھنا کہ ترے رحم و کرم پہ ہے نفیس
ہے ترے در کا غلام ابن غلام اے ساقی

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مُرتد بنا رہے ہیں اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختمِ نبوّة

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

ختم نبوة

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخرﷺ، سیرت الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

خریدار بنیئے ــ بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

انشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے